توحید کی روشنی اور شرک کی تاریکی

www.KitaboSunnat.com

تالیف

ڈاکٹر نور اللہ خاں اثری

ناشر

مکتبۃ السلام انتری بازار، شہرت گڑھ، سدھارتھ نگر، یوپی

باہتمام: جمعیت اہل حدیث، حلقہ کوّاپور، بلرام پور، یوپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

©جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب..........................توحید کی روشنی اور شرک کی تاریکی

تالیف................................ڈاکٹر نور اللہ خاں اثری

ناشر.......................... مکتبۃ السلام انتری بازار، سدھارتھ نگر

سالِ اشاعت..............................جنوری ۲۰۲۰ء

تعداد اشاعت.................................. گیارہ سو

صفحات...80

کمپوزنگ...................................ابو معاذ سلفی

مطبع.........................لکھنؤ کمپیوٹرس تلشی پور، بلرام پور، یوپی

ملنے کے پتے:

- مکتبۃ السلام انتری بازار، شہرت گڑھ، سدھارتھ نگر، یوپی
- جمعیت اہل حدیث، حلقہ کوّاپور، بلرام پور، یوپی
- ڈاکٹر عبد اللہ خاں ندوی ”شفا کلینک“ کوّاپور، بلرام پور، یوپی
- ڈاکٹر حمید اللہ خاں سلفی ”شفا کلینک“ اہلاڈیہہ، بلرام پور، یوپی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فہرست موضوعات

نمبر شمار	عناوین	صفحات
1	**عرضِ ناشر**	5
2	**تمہیدی کلمات**	7
3	**باب اوّل: توحید اور اس کی خوبیاں**	10
4	توحید کیا ہے؟	10
5	توحید کی قسمیں	11
6	توحید ربوبیت کا تفصیلی مفہوم	12
7	توحید الوہیت کا تفصیلی مفہوم	15
8	عبادت کا صحیح مفہوم اور اس کی بعض قسمیں	17
9	توحید الوہیت کے لوازم	18
10	توحید اسماء وصفات کا تفصیلی مفہوم	24
11	توحید کی تینوں قسمیں آپس میں لازم وملزوم ہیں	27
12	توحید کے فوائد و ثمرات	28
13	**باب دوم: توحید کے منافی امور**	31
14	(1) کفر	31
15	نوع اول: کفر اکبر	31
16	کفر تکذیب	31
17	کفر عناد و تکبر	32
18	کفر اعراض و شک	33
19	کفر نفاق	34
20	نوع دوم: کفر اصغر	34
21	(2) نفاق	35

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

22	نفاق اکبر	35
23	نفاق اکبر کی قسمیں	36
24	نفاق اصغر	36
25	3 شرک	38
26	شرک کی قسمیں	39
27	شرکِ اکبر	39
28	شرک اکبر کی قسمیں	40
29	شرک عبادت	40
30	شرک محبت	41
31	خواہش نفس کا شرک	41
32	شرک اطاعت	42
33	شرک اصغر	43
34	باب سوم: شرک کے مظاہر اور اس کی صورتیں	44
35	اشراک فی العلم	46
36	اشراک فی التصرف	51
37	مسئلۂ شفاعت	54
38	شفاعت کی قسمیں	54
39	پہلی قسم: صحیح اور ثابت شدہ شفاعت	54
40	شفاعت عامہ	56
41	شفاعت خاصہ	56
42	دوسری قسم: شفاعتِ باطلہ	57
43	اشراک فی العبادات	63
44	اشراک فی العادات	75

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر

الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوٰة والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین ومن تبعھم باحسان الیٰ یوم الدین، امابعد:

ہمارے معاشرے کا یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ کتاب و سنت سے دوری، علم و ہدایت سے کنارہ کشی، آباء و اجداد سے چلے آرہے رسوم و رواج کی اندھی تقلید و پیروی، نام نہاد اولیاء و علما کے ساتھ اندھی عقیدت اور خود کی جہالت و نادانی کی وجہ سے بہتیرے مسلمان شرک و کفر اور بدعات و خرافات کی تاریکیوں میں پھنس کر فسادِ عقیدہ کا شکار ہیں۔ دراصل جہالت و بے دینی اور نام نہاد پیروں اور ولیوں کی مغالطہ آمیز باتوں کی وجہ سے لوگ توحید و شرک کی حقیقت سے ناواقف ہیں اور انھیں یہی نہیں معلوم کہ جو کام وہ کر رہے ہیں یہ شرک ہے، جس کا لازمی نتیجہ ہے کہ مسلم معاشرے میں طرح طرح کی بدعات و خرافات اور شرکیہ اعمال و رسوم عام ہیں۔

جب کہ اعمال کی قبولیت کا دارومدار عقیدے کی صحت و درستی پر موقوف ہے، اور دنیا و آخرت کی سعادت وخوش بختی اس کو مضبوطی سے تھامنے پر منحصر ہے۔ انبیائے کرام کی بعثت کا اولین مقصد انسانوں کو صحیح عقیدے کی تعلیم دینا، طاغوت پرستی سے دور رکھنا اور انھیں اللہ تعالیٰ کا مطیع و فرماں بردار بندہ بنانا رہا ہے۔ نبوت و رسالت کی آخری کڑی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک کے تمام چور دروازوں کو اپنی تعلیمات کے ذریعہ بند کر دیا ہے۔

اسلامی عقائد کی تعلیم و تفہیم، اس کی دعوت و تبلیغ اور عوام الناس کو اس سے روشناس کرانا ہر دور کا اہم فریضہ رہا ہے۔ چناں چہ یہ حقیقتِ واقعہ ہے کہ ہر دور میں علما اور محدثین رحمہم اللہ اپنی اپنی تحریر و تقاریر کے ذریعہ اس اہم فریضے کی ادائیگی سے سبکدوش ہوتے رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی یہ کتاب بھی ہے، جس میں اسلامی عقائد کی اساس و بنیاد ”عقیدۂ توحید“ اور اس کے منافی امور کی وضاحت کی گئی ہے۔ کتاب کے اندر توحید اور شرک کی حقیقت کو بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے، ساتھ ہی معاشرے میں پھیلی شرک کی مختلف صورتوں کو بھی واضح کیا گیا ہے۔ چونکہ مؤلف کا دعوتی میدان اور ان کا تعلق ایک ایسے علاقہ سے ہے جہاں کے بیشتر لوگ شرک و کفر اور مختلف طرح کی بدعات و خرافات میں مبتلا ہیں، اس لیے انھوں نے اپنے تجربہ و مشاہدہ کی روشنی میں شرک کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا بے پایاں شکر و احسان ہے کہ محترم ڈاکٹر نور اللہ خاں اثریؔ حفظہ اللہ کی پیشِ خدمت تالیف ”توحید کی روشنی اور شرک کی تاریکی“ **مکتبۃ السلام** کی دوسری پیشکش ہے۔ جو جمعیت اہل حدیث حلقہ کواپور، ضلع بلرام پور، یوپی کے زیر اہتمام قارئین کرام کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔ اللہ کرے متلاشیانِ حق کو اس سے روشنی ملے اور جادۂ حق سے منحرف لوگ ہدایت یاب ہوں اور مؤلف و دیگر معاونین کے لیے ذریعۂ نجات ہو۔ آمین

وصلی اللہ علیٰ نبیہ الکریم

خادم کتاب و سنت

حافظ محبوب عالم عبد السلام سلفیؔ

مدیر: مکتبۃ السلام

انتری بازار، شہرت گڑھ، سدھارتھ نگر، یوپی

Email: maktabatussalam1@gmail.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہیدی کلمات

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین ومن تبعھم باحسان إلیٰ یوم الدین.

امابعد: موجودہ دور میں مسلمانوں کی اکثریت توحید اور اس کی خوبیوں سے نابلد و ناآشنا ہے، اور اس کے برعکس شرکیہ عقائد ان کے دلوں میں رچی بسی ہے، وہ بے جھجک شرکیہ اعمال کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ اور آج حالات اس قدر خراب ہو چکے ہیں کہ مسلمانوں کی کثیر تعداد قبروں پر حاضری دے کر وہاں چادر چڑھا کر جاروب کشی کر کے ان سے مدد مانگنے، غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنے، مرادیں مانگنے، قبروں کا طواف کرنے، قبر والوں سے فریادرسی کرنے اور ان سے اولاد طلب کرنے وغیرہ کاموں کو شرک تو درکنار انھیں کوئی گناہ ہی نہیں سمجھتی ہے۔ جب کہ زمانۂ خیر القرون سے اب تک صلحاء امت توحید کی دعوت دیتے آئے ہیں اور شرک کے خطرناک انجام سے آگاہ کرتے آئے ہیں۔

آج بیشتر مسلمان توحید سے واقفیت ہی نہیں رکھتے، جب کہ توحید ہی دین کی اساس اور اصل سرمایۂ حیات ہے۔ اسی توحید کو مان لینے سے مسلمانوں نے زبردست کامیابی حاصل کی، ممالک پر ممالک فتح کیے، تھوڑے ہی عرصہ میں ایران، عراق، شام، سندھ، مصر، افریقہ، اندلس اور بے شمار ممالک فتح کیے۔ توحید ہی کی برکت سے وہ علمی کارنامے انجام دیے کہ دنیا حیرت و استعجاب میں پڑ گئی، کئی صدیوں تک یہ سلسلہ جاری رہا اور دنیا فائدہ اٹھاتی رہی۔ لیکن جب مسلمانوں نے توحید کا دامن چھوڑ کر شرک کا ارتکاب کرنا شروع کیا، غیر اللہ سے مدد و استعانت لینے لگے اور قبروں پر ازدحام ہونے لگا، تو اللہ کی مدد رک گئی اور مسلمان ذلیل و خوار ہونے لگے۔

ہر دور میں اسلاف امت نے لوگوں کو توحید کی دعوت دی اور شرک سے منع کیا۔ توحید کی خوبی اور اس کے فوائد نیز شرک کی برائی اور اس کے تباہ کن نتائج کے بارے میں بہت ساری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتابیں لکھی گئیں۔ اور الحمد للہ آج بھی یہ سلسلہ جاری ہے، اپنی اپنی علمی استعداد کے مطابق لوگ کتابیں لکھ رہے ہیں اور سبھوں کی کوشش یہی ہے کہ خلقِ خدا توحید پر عمل پیرا ہو جائے اور شرک سے باز آجائے۔

توحید سے عدمِ واقفیت اور شرک کی خطرناکی کو نہ جاننے کی وجہ سے ہندوستان میں جبری ارتداد پھیل رہا ہے اور مسلمان خوابِ خرگوش میں پڑے ہیں۔

اس بات کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی ہے کہ اس جبری ارتداد کو روکا جائے مسلمانوں کو توحید کی تعلیم دی جائے اور شرک کی خطرناکی سے آگاہ کیا جائے۔ وعظ ونصیحت، خطبۂ جمعہ، ترجمہ وتالیف، کتابوں کی نشرواشاعت اور جو بھی طریقہ میسر ہو اس کو بروئے کار لاکر کتاب وسنت اور توحید کی تعلیم کو عام کیا جائے۔ اور شرک وبدعت اور منکرات سے روکا جائے۔

ہمارا یہ (گلرہا اور اس کے قرب وجوار کا) علاقہ ڈیڑھ صدی پیشتر شرک کی دلدل میں پھنسا ہوا تھا، توحید کا نام ونشان نہیں تھا صرف نام کے مسلمان تھے۔ اللہ پاک نے اس علاقہ پر رحم کیا، اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو مامور کیا، وہ اللہ کا نیک بندہ علامہ محمد اظہر رحمہ اللہ ہیں، وہ اس جوار میں آئے اور تقریباً پچاس برس تک رہ کر یہاں کے لوگوں کی اصلاح کی، توحید کی خوبیوں کو واضح کیا اور شرک کی برائیوں کو مبرہن کیا، تعزیہ پرستی اور دیگر تمام شرکیہ کاموں سے روکا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ اللہ واحد کے پرستار بنے، نماز روزہ حج اور زکوۃ کے پابند ہوئے، تعلیم کی طرف راغب ہوئے، جگہ جگہ مدارس ومکاتب قائم ہوئے اور مسجدیں آباد ہوئیں۔

عرصۂ دراز سے خاکسار کے دل میں یہ تمنا بیدار ہوتی رہی کہ توحید کی عظمت وبلندی اور شرک کی برائی سے متعلق کوئی عام فہم کتابچہ تیار کیا جائے تاکہ لوگوں کے اندر توحید پرستی اور شرک سے دوری کی بیداری عام ہو مگر علمی کم مائگی، مادی کمی اور دیگر اجتماعی وگھریلو مشغولیات اور مصروفیات کی وجہ سے اس سلسلے میں کوئی اقدام نہ کرسکا۔ اور اب علمی کم مائگی اور مادی کمی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باوجود محض اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے رضائے الٰہی کی خاطر چند ٹوٹے پھوٹے جملوں میں اپنی مافی الضمیر کو ادا کرتے ہوئے یہ کتابچہ آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

کتاب و سنت کی ترویج و اشاعت اور توحید کی بالادستی قائم کرنے کے سلسلے میں خاکسار کی یہ پہلی کوشش ہے۔ اللہ کرے کہ اس کتاب کے ذریعہ لوگوں کے اندر توحید کی اہمیت و فضیلت کو سمجھنے، اس پر قائم و دائم رہنے اور شرک و کفر سے دور رہنے کا داعیہ پیدا ہو۔ آمین

کتاب کو میں نے تین ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے باب میں توحید اور اس کی خوبیوں کو بیان کیا گیا ہے۔ دوسرے باب میں توحید کے منافی امور کو بیان کیا گیا ہے۔ اور تیسرے باب میں معاشرے میں پھیلی شرک کی مختلف صورتوں اور مظاہر کو واضح کیا گیا ہے۔ کتاب کی تیاری میں علامہ شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کی معرکہ آرا تصنیف ''تقویۃ الایمان'' اور حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ کی کتاب ''توحید اور شرک'' سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔

آخر میں رب العالمین کا میں شکر ادا کرتا ہوں جس کی توفیق اور فضل سے یہ کتاب پائے تکمیل تک پہنچی۔ اور پھر ان تمام لوگوں کا بھی شکر گذار ہوں جنھوں نے اس کتاب کی تیاری اور اشاعت میں کسی بھی طرح کا علمی اور مادّی تعاون پیش کیا، خاص طور سے بڑے بھائی محترم ضیاء اللہ سامر ودیؔ، فضیلۃ الشیخ عطاء الرحمٰن ضیاء اللہ مدنیؔ، عزیزم شفیق الرحمن ضیاء اللہ مدنیؔ، جمشید عالم عبد السلام سلفیؔ، مولانا عبد الصمد سلفیؔ (شنکر نگری، مقیم حال اصلاح المساجد ممبئی) اور الحاج عبد السلام صرّاف حفظہم اللہ کا شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سبھوں کو جزائے خیر سے نوازے، اور اس کتاب کے نفع کو عام کرے، اور ناچیز اور اس کے والدین کے لیے اسے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔ واللہ ولی التوفیق

ڈاکٹر نور اللہ خاں اثریؔ (گلرہا)
ناظم عمومی: جمعیت اہل حدیث، حلقہ کوّاپور، بلرام پور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمان الرحیم

باب اوّل: توحید اور اس کی خوبیاں

توحید کیا ہے؟

توحید وحّد الشئ سے ماخوذ ہے جس کے معنیٰ ایک ماننا اور ایک قرار دینا نیز ایک سے زیادہ ماننے سے انکار کرنا ہے۔ اور شریعت کی اصطلاح میں یہ عقیدہ رکھنے کا نام توحید ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں یکتا اور بے مثال ہے، نہ تو اس کا کوئی ساجھی اور شریک ہے اور نہ تو کوئی اس کا ہم مرتبہ ہے۔ صرف وہی بااختیار ہے نہ تو اس کے کاموں میں کوئی دخل دے سکتا ہے اور نہ تو اس کو کسی قسم کی مدد کی ضرورت ہے، اور نہ تو وہ کھاتا پیتا ہے اور نہ تو سوتا اور اونگھتا ہے، اور نہ تو اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے۔ خود اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلۡ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ۝١ ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ ۝٢ لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُولَدۡ ۝٣ وَلَمۡ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدُۢ ۝٤﴾

ترجمہ: ”اے نبی! کہہ دو کہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس کے کوئی اولاد ہے، نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے برابر ہے“۔ [سورۃ الاخلاص]

اللہ تعالیٰ اپنی شانِ ربوبیت و الوہیت اور اسماء وصفات میں منفرد و یکتا ہے، اس کی کسی وصف و خصوصیت میں کوئی شریک وساجھی نہیں ہے، نہ ربوبیت میں نہ الوہیت میں اور نہ ہی اسماء وصفات میں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلۡ مَن رَّبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ قُلِ ٱللَّهُۚ﴾ ترجمہ: ”آپ پوچھیے کہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ کہہ دیجیے! اللہ۔“ [الرعد:١٦]

دوسری جگہ فرمایا:

www.KitaboSunnat.com

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٢﴾ لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٦٣﴾﴾

ترجمہ: ''کہہ دو کہ بے شک میری نماز اور میری تمام عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں اللہ کے فرماں برداروں میں پہلا فرماں بردار ہوں''۔[الانعام:۱۶۲۔۱۶۳]

توحید کی قسمیں:

توحید کی تین قسمیں ہیں:(۱)توحید ربوبیت (۲)توحید الوہیت (۳)توحید اسماء وصفات۔

توحید ربوبیت:

یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق ومالک، مدبر وکارساز اور روزی رساں ہے۔ وہی زندہ کرنے والا اور مارنے والا ہے، اپنے افعال وکارکردگی میں وہ اکیلا ہے اور زمین اور آسمان کا پورا نظام اسی کے اشارہ پر رواں دواں ہے۔

توحید الوہیت:

اس کو توحید عبادت بھی کہتے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کو تنہا عبادت اور بندگی کے لائق مانا جائے کیوں کہ وہی اس کا حقیقی مستحق ہے اس کے سوا کوئی اس کا مستحق نہیں ہے۔

توحید اسماء وصفات:

یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ جس طرح اپنی ذات میں منفرد اور بے مثال ہے اسی طرح وہ اپنے اسماء وصفات میں بھی یکتا و منفرد ہے۔اس کے بہترین نام اور اچھے صفات ہیں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسماء وصفات کے بارے میں تعلیم دی ہے بلا چوں چرا اس پر ایمان لائیں۔ اس میں تاویل و تعطیل اور تفویض و تمثیل کا طریقہ نہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اپنائیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ کے یَدْ، اِسْتویٰ، وَجہ اور ساق وغیرہ کو من وعن تسلیم کریں، ہرگز ہرگز اس کی تاویل نہ کریں اور تعطیل و تفویض اور تمثیل کا طریقہ بھی نہ اپنائیں۔ بلکہ ہم یہ کہیں کہ صفات معلوم ہیں لیکن اس کی ہیئت و کیفیت نامعلوم ہے اور اس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اللہ کے مثل کوئی نہیں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِۦ شَيْءٌۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ ۝١١﴾ ترجمہ: ”اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ دیکھتا اور سنتا ہے۔“ [الشوریٰ:١١]

توحید ربوبیت کا تفصیلی مفہوم

ربوبیت کا لفظ رب سے بنا ہے۔ رب کے معنیٰ آقا، مالک، پرورش کرنے والا، درستی کرنے والا، روزی رساں، مصلح اور نگراں کے ہیں۔ اور اس کا صحیح ترین مصداق اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس لیے اس لفظ کا حقیقی معنیٰ اور صحیح استعمال اسی کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی جملہ کائنات اور تمام موجودات کا اکیلا خالق و مالک ہے، سب کا روزی رساں پروردگار ہے، اسی کی ذاتِ واحد عدم سے وجود بخشنے والی ہے، تمام ضروریات کا پوری کرنے والا وہی ہے، ہدایت دینے والا اور نفع و نقصان پہنچانے والا وہی ہے، مارنے اور جلانے والا وہی ہے، عزت و ذلت دینے والا وہی ہے، بیماری و شفاء دینے والا وہی ہے، بارش برسانے والا وہی ہے، غلہ پیدا کرنے والا وہی ہے، ہوائیں چلانے والا وہی ہے، اولاد دینے والا اور پھر اسے چھیننے والا وہی ہے، غرض کہ کائنات کا سارا نظام اسی کے قبضۂ قدرت اور تصرف میں ہے۔ کائناتِ عالم کا نظام چلانے والا تنہا اللہ رب العالمین ہے اور نظامِ عالم کے چلانے میں کوئی اس کا دخیل اور مشیر کار نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کو زمین و آسمان اور اس کی تمام چیزوں کا علم ہے، دور و نزدیک سے پکار کا سننے والا ہے، رات کے اندھیرے میں دن کے اجالے میں اور سمندر کی گہرائی میں پکارنے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

والے کی پکار کا سننے والا ہے، غیب کا علم اسی کے پاس ہے اس کے سوا کسی اور کو اس کا علم نہیں ہے۔ سورۂ مومنون میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ مَن رَّبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ ٱلسَّبْعِ وَرَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْعَظِيمِ ﴿٨٦﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٨٧﴾﴾ ترجمہ: ”اے پیغمبر! ان سے پوچھو کہ ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا رب کون ہے؟ یہ ضرور کہیں گے یہ بھی اللہ کا ہے، کہو پھر تم ڈرتے کیوں نہیں؟“ [المومنون:۸۶۔۸۷]

سورۂ زخرف میں بھی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ﴾ ترجمہ: ”اگر تم ان سے پوچھو کہ کس نے ان کو پیدا کیا تو یہ کہیں گے اللہ نے تو یہ پھر کہاں پھرے جاتے ہیں۔“ [الزخرف:۸۷]

علم غیب کے بارے میں اللہ رب العزت نے فرمایا:

﴿وَعِندَهُۥ مَفَاتِحُ ٱلْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ إِلَّا هُوَ ۚ﴾ ترجمہ: ”اور اللہ ہی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں اور اس کے علاوہ کوئی اس کو نہیں جانتا۔“ [الانعام:۵۹]

یعنی ہر چیز کا جاننے والا، دور و نزدیک سے برابر دیکھنے والا، پوشیدہ و ظاہر کا واقف کار اور عرشِ عظیم پر رہتے ہوئے ہر چیز کا دیکھنے والا وہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بندوں کو ظاہری چیز کی کچھ ترکیبیں بتلادی ہیں جیسے: دیکھنے کو آنکھ سننے کو کان چکھنے کو زبان چھونے کو ہاتھ اور سمجھنے کو عقل دی ہے لیکن غیب دریافت کرنے کی کنجی کسی کو نہیں دی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

﴿قُل لَّآ أَمْلِكُ لِنَفْسِى نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُ ۚ وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ لَٱسْتَكْثَرْتُ مِنَ ٱلْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِىَ ٱلسُّوٓءُ ۚ إِنْ أَنَا۠ إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ

www.KitaboSunnat.com

لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ﴾ ترجمہ: ''اے نبی آپ لوگوں سے کہہ دیجیے کہ میں اپنی ذات کے نفع و نقصان کا بھی مالک نہیں ہوں مگر جو اللہ چاہے، اگر میں غیب جانتا تو بہت سی خوبیاں جمع کر لیتا اور مجھے کوئی برائی اور تکلیف بھی نہ پہنچتی، میں تو صرف نافرمانوں کو عذابِ الٰہی سے ڈراتا ہوں اور ایمان والوں کو خوش خبری سناتا ہوں۔'' [الاعراف:۱۸۸]

اگر آپ صلی اللہ علیہ و سلم کو غیب کا علم ہوتا تو غزوۂ احد میں دندانِ مبارک شہید نہ ہوتے۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا پر اتہام لگایا گیا جس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ و سلم ایک ماہ تک پریشان رہے اور جب ایک ماہ بعد وحی الٰہی آئی تب آپ کو معلوم ہوا کہ وہ بری ہیں۔ اسی طرح کے بہت سے واقعات ہیں جو اس بات پر واضح دلالت کرتے ہیں کہ مطلق طور پر علم غیب کا مالک صرف اللہ ہے۔ البتہ وہ اپنے خاص فضل و کرم سے اپنے انبیا میں سے جس کو چاہتا ہے بعض چیزوں سے باخبر کر دیتا ہے۔ اور ان کا علم اللہ کی مرضی پر موقوف ہے۔ بغیر مشیت (مرضی) کے نہیں یعنی یہ نہیں کہ جب چاہا جان لیا بلکہ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا ان کو علم حاصل ہوا۔ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ﴾

ترجمہ: ''وہی غیب کا جاننے والا ہے، وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ ہاں جس رسول کو پسند فرمائے (اس کو اطلاع کر دیتا ہے)'' [الجن:۲۶و۲۷]

اور اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِن رُّسُلِهِ مَن يَشَاءُ﴾

ترجمہ: ''اور نہ اللہ تعالیٰ ایسا ہے کہ تمہیں غیب سے آگاہ کر دے، بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جس کا چاہے انتخاب کر لیتا ہے۔'' [آل عمران:۱۷۹]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

توحید الوہیت کا تفصیلی مفہوم

توحید الوہیت کو توحید عبادت بھی کہتے ہیں، اس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی تمام عبادتوں میں منفرد و یکتا مانا جائے کیوں کہ اللہ ہی تمام عبادتوں کا مستحق ہے اس کے سوا کوئی اس کا مستحق نہیں ہے خواہ اس کا درجہ و مرتبہ کتنا ہی بلند کیوں نہ ہو؟

اسی توحید الوہیت کی دعوت تمام انبیاے کرام نے اپنی اپنی امتوں کو دی اور انہیں طاغوت اور بت پرستی سے روکا۔ جیسا کہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿وَمَآ أَرۡسَلۡنَا مِن قَبۡلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِيٓ إِلَيۡهِ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱعۡبُدُونِ﴾ ترجمہ: ”اور جو رسول ہم نے آپ سے پہلے بھیجے ان کی طرف یہی وحی بھیجی کہ میرے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں ہے پس تم لوگ میری ہی عبادت کرو۔“ [الانبیاء:۲۵]

اور فرمایا:

﴿وَلَقَدۡ بَعَثۡنَا فِي كُلِّ أُمَّةٖ رَّسُولًا أَنِ ٱعۡبُدُواْ ٱللَّهَ وَٱجۡتَنِبُواْ ٱلطَّٰغُوتَۖ﴾

ترجمہ: ”اور ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ وہ کہیں کہ اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت سے بچو۔“ [النحل:۳۶]

اور طاغوت طغیان سے مشتق ہے جس کے معنیٰ حد سے بڑھ جانے کے ہیں۔ چناں چہ شیطان، کاہن، بت، قبر، استھان، عَلَم، تعزیہ اور ہر اس چیز پر اس کا اطلاق ہوتا ہے جسے اللہ کے سوا پوجا جائے۔

طاغوت کی ایک دوسری تعریف یہ بھی کی گئی ہے کہ طاغوت ہر اس چیز کو کہیں گے جس کے ذریعہ بندہ اپنی حد سے آگے بڑھ جائے، پس ہر قوم کا طاغوت وہ ہوا جسے اللہ اور اس کے رسول کے مقابلے میں رکھ کر لوگ اس کی عبادت و بندگی کرنے لگیں یا اللہ کی طرف سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

بصیرت کے بغیر پیروی کرنے لگیں جس کے متعلق انھیں علم نہ ہو کہ یہ اللہ کی اطاعت ہے۔ جو لوگ بغیر سمجھے بوجھے اپنے من مانی غیر اللہ کی عبادت و بندگی کرتے ہیں اللہ نے ان کو کافر و فاسق اور ظالم کہا ہے۔

جملہ انبیائے کرام علیہم السلام نے اپنی اپنی قوموں کو جو دعوت دی وہ اللہِ واحد کی بندگی اور عبادت کی دعوت تھی، انھوں نے اپنی قوم کے کانوں تک جو سب سے پہلی آواز پہنچائی وہ یہی تھی:

﴿يَٰقَوۡمِ ٱعۡبُدُواْ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنۡ إِلَٰهٍ غَيۡرُهُۥٓ﴾ ترجمہ: ”اے میری قوم کے لوگو! صرف اللہ ہی کی عبادت و بندگی کرو اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں۔“ [الاعراف:۵۹و ۶۵و۷۳و۸۵]

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ توحید الوہیت کا مطلب بیان کرتے ہوئے اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

توحید الوہیت کا مطلب ہے کہ عبادت کی تمام اقسام کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اور عبادت ہر وہ کام ہے جو کسی مخصوص ہستی کی رضا کے لیے، یا اس کی ناراضی کے خوف سے کیا جائے، اس لیے نماز، روزہ، حج اور زکاۃ صرف یہی عبادات نہیں ہیں بلکہ کسی مخصوص ہستی سے دعا و التجا کرنا، اس کے نام کی نذر و نیاز دینا، اس کے سامنے دست بستہ کھڑا ہونا، اس کا طواف کرنا، اس سے طمع اور خوف رکھنا وغیرہ بھی عبادات ہیں۔ توحید الوہیت یہ ہے کہ یہ تمام کام صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے کیے جائیں۔ قبر پرستی کے مرض میں مبتلا عوام و خواص اس توحید الوہیت میں شرک کا ارتکاب کرتے ہیں اور مذکورہ عبادات کی بہت سی قسمیں وہ قبروں میں مدفون افراد اور فوت شدہ بزرگوں کے لیے بھی کرتے ہیں۔ [تفسیر احسن البیان، ص:۵]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عبادت کا صحیح مفہوم اور اس کی بعض قسمیں:

توحید الوہیت یا توحید عبادت کو سمجھنے کے لیے عبادت کی وضاحت و تشریح ضروری ہے۔ عبادت کے لغوی معنیٰ تذلّل اور خضوع یعنی نرمی اور پستی کے ہیں۔ اور شرعی اصطلاح میں عبادت ایسے تمام افعال اور ظاہری و باطنی اعمال کا جامع نام ہے جنھیں اللہ محبوب رکھتا اور پسند کرتا ہے۔

عبادت کے لیے مندرجہ ذیل دو بنیادی باتوں کا ہونا ضروری ہے:

ایک بے انتہا خضوع و ذلت، اور دوسرے: غایت درجہ محبت۔

جس عبادت کا حکم دیا گیا ہے وہ ذلت و محبت دونوں کو شامل ہے یعنی عبادت یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کے لیے بے انتہا محبت کے ساتھ ساتھ بے حد ذلت و نرمی اختیار کی جائے۔

لہٰذا محبت یا ذلت دونوں میں سے صرف ایک ہی کافی نہیں ہے بلکہ عبادت کے لیے ضروری ہے کہ اللہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہو اور عابد کے نزدیک وہ ہر چیز سے زیادہ عظیم ہو اس لیے کہ محبت اور خضوعِ تام کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

پس تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ لوگ تمام عبادات صرف اور صرف اپنے رب کے لیے کریں اور اسی کے لیے خالص بنائیں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و عمل کے ذریعہ پیش کیا ہے۔

عبادت میں نماز، روزہ، حج، طواف، نذر، قربانی، رکوع و سجود، جہاد، قسم، خوف و خشیت، بیم و امید، رغبت و توکل، استغاثہ و استعانت اور دعا وغیرہ شامل ہیں اور اس کے علاوہ عبادت کی وہ تمام انواع شامل ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مشروع قرار دیا ہے یا جنھیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروع قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا جس کسی نے ان چیزوں میں سے کسی کو اللہ رب العالمین کے علاوہ دوسروں کے لیے کیا تو وہ مشرک ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿وَمَن يَدْعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ لَا بُرْهَٰنَ لَهُۥ بِهِۦ فَإِنَّمَا حِسَابُهُۥ عِندَ رَبِّهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿١١٧﴾﴾ ترجمہ: ”اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی عبادت کرے گا جس پر اس کے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہی ہو گا، بے شک کافر کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔“ [المومنون:۱۱۷]

(الٰہِ آخر) یعنی دوسرے معبود کی عبادت کی ممانعت عام ہے جو تمام مخلوق کو شامل ہے خواہ رسول ہو یا جن ہو یا فرشتہ ہو یا کوئی بھی آدمی ہو، کسی کو بھی اپنا معبود بنانا شرک ہے۔

توحید الوہیت کے لوازم

گزشتہ صفحات میں توحید الوہیت سے متعلق قدرے تفصیلی گفتگو کی جا چکی ہے، مگر چوں کہ ہمارے معاشرے میں اکثر و بیشتر لوگ توحید کی اسی قسم کو اچھی طرح نہ سمجھ پانے کی وجہ سے شرک و کفر میں مبتلا ہیں، اس لیے مناسب سمجھتا ہوں کہ یہاں اس کے لوازم کو بیان کر دیا جائے۔ توحید الوہیت کے تسلیم کرنے پر کن کن چیزوں پر اعتقاد و یقین رکھنا ضروری ہے، اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

1. اللہ کے ساتھ خالص محبت رکھی جائے۔ اس کا مطلب ہے کسی کو اللہ کا شریک بنایا جائے نہ اس کی محبت پر کسی اور کی محبت غالب آئے۔ کیوں کہ انسان کی فطرت میں کئی چیزوں کی محبت رکھی گئی ہے۔ اسے ماں باپ سے، بیوی بچوں سے، بہن بھائیوں سے، احباب و اقارب سے، دنیا کے مال و اسباب سے حتیٰ کہ اپنے وطن اور مولد و مسکن سے بھی محبت ہوتی ہے، یہ تمام محبتیں جائز ہیں، بشرطیکہ اپنی فطری حدود میں رہیں اور دائرۂ شریعت سے تجاوز نہ کریں۔ علاوہ ازیں جب محبتوں میں سے کسی محبت کا اللہ کی محبت سے تصادم ہو جائے، تو وہاں اللہ کی محبت کے تقاضوں کو ترجیح

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دی جائے۔ نہ کہ انسان اللہ کی محبت کو نظر انداز کر کے مذکورہ محبتوں کا اسیر ہو جائے۔ اہل ایمان کی صفت ہے:

﴿وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ﴾ ترجمہ: ”ان کو سب سے زیادہ محبت اللہ کے ساتھ ہوتی ہے“۔[البقرۃ:١٦٥]

اللہ کے ساتھ سب سے زیادہ محبت کا مطلب یہی ہے کہ وہ اللہ کے حکم اور رضا کو دنیا کی ہر چیز پر ترجیح دیتے ہیں، اس کی محبت کو سب محبتوں کو قربان کر دیتے ہیں۔

2. دعا و فریاد اللہ ہی سے کی جائے، اسی پر بھروسہ کیا جائے اور جن چیزوں پر صرف اللہ ہی قادر ہے، ان کی امید اللہ ہی سے رکھی جائے، ان میں کسی اور سے امید وابسطہ نہ کی جائے۔

3. خوف بھی اللہ ہی کے لیے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ مخلوقات میں سے کوئی بھی اپنی مشیت اور قدرت سے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ ہاں اگر اللہ چاہے تو وہ کسی کو نفع یا نقصان پہنچانے کا سبب بنا سکتا ہے۔ اس لیے ظاہری اسباب کے بغیر کسی سے خوف کھانا یا یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ کی مشیت اور اذن کے بغیر بھی کوئی نفع نقصان پہنچانے پر قادر ہے، مشرکانہ فعل اور عقیدہ ہے۔

جیسے کسی فوت شدہ شخص سے ڈرنا کہ وہ مجھے نفع یا نقصان پہنچا سکتا ہے، یہ خوفِ عبادت ہے جو صرف اللہ کا حق ہے، فطری خوف نہیں جو جائز ہے۔ اسی طرح کسی زندہ شخص کی بابت یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ کی مشیت ہو یا نہ ہو، یہ شخص صرف اپنی مشیت سے مجھے نفع یا نقصان پہنچا سکتا ہے، یہ بھی خوفِ عبادت ہے، ہاں ظاہری اسباب کی حد تک وہ زندہ شخص نقصان پہنچا سکتا ہے، مگر کب؟ جب اللہ کی مشیت ہو گی۔ اگر اللہ کی مشیت نہ ہو تو ہر طرح کے اسباب و وسائل سے بہرہ ور ہونے کے باوجود وہ نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ بنابریں ایک مسلح شخص یا دشمن سے یا کسی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

درندے اور خوف ناک جانور سے، ظاہری اسباب کی رو سے خوف محسوس کرنا، فطری خوف ہے جس پر کوئی گرفت نہیں۔ لیکن اس میں یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ یہ نقصان اسی وقت پہنچا سکیں گے جب اللہ کی مشیت ہوگی، محض اپنی مشیت سے یہ کچھ نہیں کر سکیں گے۔ اللہ کی مشیت نہیں ہوگی تو یہ اسباب و وسائل، جو وہ نقصان پہنچانے کے لیے استعمال کریں گے، بے کار ثابت ہوں گے۔

4. عبادت کی جتنی بھی قسمیں ہیں، وہ سب اللہ کے لیے خاص ہیں، بدنی عبادات ہوں جیسے نماز، روزہ، رکوع، سجود، طواف وغیرہ۔ مالی عبادات ہوں جیسے زکاۃ، قربانی، نذر و نیاز وغیرہ۔ قولی عبادات ہوں جیسے ذکر، استغفار وغیرہ۔ مالی و بدنی عبادت کا مجموعہ ہو جیسے حج۔ ہر قسم کی عبادت صرف اللہ کا حق ہے، ان میں سے کوئی بھی عبادت، اللہ کے سوا کسی اور کے لیے نہیں کی جا سکتی۔ اگر کی جائے گی تو ایسا کرنا توحید الوہیت کے خلاف اور شرک ہوگا۔ [ملاحظہ ہو: توحید اور شرک کی حقیقت ص: ۳۵تا۳۸]

مندرجہ ذیل سطور میں عبادت کی بعض قسمیں بیان کی جا رہی ہیں:

نماز اور قربانی (ذبیحہ): نماز اور قربانی اللہ کی عبادت ہے، یہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾ ترجمہ: ”آپ کہہ دیجیے بے شک میری نماز اور میری ساری عبادات (قربانی و ذبیحہ) اور میرا مرنا اور میرا جینا یہ صرف دونوں جہان کے پروردگار کے لیے ہے۔“ [الانعام: ۱۶۲]

دوسری جگہ فرمایا:

﴿إِنَّآ أَعْطَيْنَٰكَ ٱلْكَوْثَرَ ۝١ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنْحَرْ ۝٢ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلْأَبْتَرُ ۝٣﴾

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ”پس اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجیے، بے شک آپ کا دشمن ہی لاوارث اور بے نام ونشان ہے۔“ [الکوثر]

نذر و طواف: نذر ماننا اور اللہ کے گھر کا طواف کرنا عبادت ہے، یہ صرف اور صرف اللہ کے لیے ہونی چاہیے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَلْيُوفُوا۟ نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا۟ بِٱلْبَيْتِ ٱلْعَتِيقِ﴾ ترجمہ: ”ان کو چاہیے کہ اپنی نذریں پوری کریں اور اللہ کے گھر کا طواف کریں۔“ [الحج:۲۹]

قسم: قسم کھانا بھی اللہ کی عبادت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”مَنْ كَانَ حَالِفاً فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ أَوْ لِيَصْمُتْ“ ترجمہ: ”جو کوئی قسم کھائے تو چاہیے کہ وہ اللہ کے نام کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔“ [بخاری: ۲۶۷۹، مسلم: ۱۶۴۶]

حج: یہ اللہ تعالیٰ کی عظیم عبادت ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَأَذِّن فِى ٱلنَّاسِ بِٱلْحَجِّ﴾ ترجمہ: ”اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دیجیے۔“ [الحج:۲۷]

روزہ: یہ بھی اللہ تعالیٰ کی اہم ترین عبادت ہے، فرمانِ الٰہی ہے:

﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلصِّيَامُ﴾ ترجمہ: ”اے ایمان والو! روزے تمھارے اوپر فرض کیے گیے ہیں۔“ [البقرۃ:۱۸۳]

رکوع و سجود: رکوع و سجود اللہ کی بہت محبوب عبادت ہے۔ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱرْكَعُوا۟ وَٱسْجُدُوا۟﴾ ترجمہ: ”اے ایمان والو! اللہ کے حضور رکوع اور سجدہ کرو۔“ [الحج:۷۷]

جہاد: یہ اللہ کی بہت پسندیدہ عبادت ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَجَـٰهِدُوا۟ فِى ٱللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِۦ﴾ ترجمہ: ”اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا جہاد کرنے کا حق ہے۔“ [الحج:۷۸]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

خوف و خشیت: یہ بھی اللہ کی عبادت میں شامل ہے لہٰذا ہمیں صرف اور صرف اللہ سے ڈرنا چاہیے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَخَافُونِ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴾ ترجمہ: ”اور تم مجھ سے ہی ڈرو اگر تم واقعی مومن ہو۔“ [آل عمران:۱۷۵]

استغاثہ و استعانت: استغاثہ اور استعانت دونوں ہم معنٰی ہیں، ہمیں صرف اور صرف اللہ ہی سے استعانت اور فریاد رسی کرنی چاہیے یہ بھی اللہ کی بندگی میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ ترجمہ: ”ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔“ [الفاتحہ:۰۵]

بیم و امید اور رغبت: یہ بھی اللہ کی ایک اہم عبادت ہے، بندگی کرتے ہوئے ہمیں ہمیشہ اللہ کا خوف و ڈر رکھتے ہوئے رحمت و بخشش کی امید اسی سے رکھنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَمَن كَانَ يَرْجُواْ لِقَآءَ رَبِّهِۦ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَٰلِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِۦٓ أَحَدًا﴾ ترجمہ: ”پس جو شخص اپنے پروردگار سے ملاقات کی امید رکھتا ہو اسے چاہیے کہ عملِ صالح کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی اور کو شریک نہ کرے۔“ [الکھف:۱۱۰]

ایک دوسری جگہ فرمایا:

﴿إِنَّهُمْ كَانُواْ يُسَٰرِعُونَ فِى ٱلْخَيْرَٰتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا ۖ وَكَانُواْ لَنَا خَٰشِعِينَ﴾

ترجمہ: ”یہ لوگ نیکی کے کاموں میں دوڑ دھوپ کرتے تھے اور ہم کو امید اور خوف سے پکارا کرتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی کیا کرتے تھے۔“ [النساء:۹۰]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

توکل: اسباب کو بروئے کار لاتے ہوئے نتیجہ و ثمرہ اللہ کے حوالے کر دینا اور یقین رکھنا کہ کامیابی اللہ کی رحمت پر موقوف ہے توکل کہلاتا ہے۔ اور اللہ ہی پر توکل و بھروسہ رکھنا بھی ایک بڑی عبادت ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَعَلَى ٱللَّهِ فَتَوَكَّلُوٓاْ إِن كُنتُم مُّؤۡمِنِينَ﴾ ترجمہ: ”اور اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو اللہ ہی پر بھروسہ کرو۔“ [المائدۃ:۲۳]

دعا: دعا بھی اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ٱدۡعُونِيٓ أَسۡتَجِبۡ لَكُمۡۚ﴾ ترجمہ: ”اور تمھارے رب نے کہا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمھاری (دعا) قبول کروں گا۔“ [غافر:۶۰]

خشوع و خضوع: خشوع و خضوع اللہ کے لیے خالص کرنا واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَٱسۡتَجَبۡنَا لَهُۥ وَوَهَبۡنَا لَهُۥ يَحۡيَىٰ وَأَصۡلَحۡنَا لَهُۥ زَوۡجَهُۥٓۚ إِنَّهُمۡ كَانُواْ يُسَٰرِعُونَ فِي ٱلۡخَيۡرَٰتِ وَيَدۡعُونَنَا رَغَبٗا وَرَهَبٗاۖ وَكَانُواْ لَنَا خَٰشِعِينَ﴾

ترجمہ: ”ہم نے اس کی دعا کو قبول فرما کر اسے یحیٰ عطا فرمایا اور ان کی بیوی کو ان کے لیے درست کر دیا، یہ بزرگ لوگ نیکی کے کاموں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں لالچ طمع اور ڈر خوف سے پکارتے تھے، اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے۔“ [الانبیاء:۹۰]

مذکورہ عبادات کی انواع و اقسام کے علاوہ اور بھی بہت سی عبادات ہیں جنھیں باری تعالیٰ نے حصولِ تقرب کے لیے فرض قرار دیا ہے یا جنھیں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروع قرار دیا ہے مثلاً زکاۃ، صدقات و خیرات، عمرہ واعتکاف، صلہ رحمی، ذکر واذکار، بھلائی کی دعوت اور برائیوں سے ممانعت، تعلیم و تعلّمِ دین، راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا، سلام کرنا، بڑوں کی عزت و توقیر کرنا، مہمان نوازی، بیواؤں، مسکینوں کی مدد و اعانت اور نیکی و

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

بھلائی کے سارے کام عبادتِ الٰہی میں داخل وشامل ہیں، بس یہی ہونا چاہیے کہ ان کے ذریعہ صرف اور صرف رضائے الٰہی مقصود ہو اور ہماری نیت خالص اللہ کی رضا و خوشنودی اور حصولِ ثواب کے لیے ہو نیز کتاب وسنت کے موافق ہو۔

توحید اسماء وصفات کا تفصیلی مفہوم

اللہ تعالیٰ کے اچھے اچھے نام اور صفات ہیں جس میں وہ یکتا و یگانہ ہے اور اس میں اس کا کوئی شریک وساجھی نہیں ہے۔ جس طرح وہ توحید ربوبیت و توحید عبادت میں اکیلا و منفرد ہے ویسے ہی وہ اپنے اسماء و صفات میں بھی منفرد ہے۔ اسماء و صفات کے سلسلے میں تحریف و تعطیل، تشبیہ و تمثیل، تاویل و تفویض اور تکییف و تجسیم سے دوری اختیار کی جائے گی۔ ([1])

ذاتِ باری تعالیٰ کے بارے میں بحث و کرید کرنے سے بچنا چاہیے شریعت نے اس سے روکا ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات مخلوقات کے مشابہہ نہیں ہے بلکہ اس کی ذات کی حقیقت وماہیت کا ادراک شعورِ انسانی کے بس کی چیز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَّا تُدْرِكُهُ ٱلْأَبْصَٰرُ وَهُوَ يُدْرِكُ ٱلْأَبْصَٰرَ ۖ وَهُوَ ٱللَّطِيفُ ٱلْخَبِيرُ﴾

---

(1) **تحریف:** اسماء حسنیٰ اور صفات علیا کے الفاظ یا ان کے معانی کے مطالب کو تبدیل کرنا تحریف کہلاتا ہے۔ **تعطیل:** صفاتِ الٰہی کی نفی کرنے اور انھیں اللہ کے لیے ثابت نہ ماننے کو تعطیل کہتے ہیں۔ **تمثیل:** اللہ کی صفات کو مخلوق کی صفات کے ساتھ یا مخلوق کی صفات کو اللہ کی صفات کے ساتھ تشبیہ دینے کو تمثیل کہتے ہیں۔ **تاویل:** صفات کے معانی کو کتاب و سنت کے بجائے اپنی طرف سے بیان کرنے کو تاویل کہتے ہیں۔ **تفویض:** صفاتِ الٰہی کے ثابت شدہ معانی کے انکار کرنے کو تفویض کہتے ہیں۔ **تکییف و تجسیم:** صفاتِ الٰہی کی اصلیت اور حقیقت کے تعین کو تکییف کہتے ہیں یعنی صفاتِ الٰہی کی اس طرح تعیین و تحدید کی جائے کہ اس کی ایک خاص کیفیت ظاہر ہو۔ لہٰذا اسماء وصفاتِ الٰہی کی حقیقت اور ان کے معانی کو ثابت ماننا اور مذکورہ دیگر چیزوں کا انکار کرنا واجب ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ”نگاہیں اس کا ادراک نہیں کر پاتی ہیں اور وہ نگاہوں کا ادراک کرتا ہے اور وہ لطیف باخبر ہے۔“ [الانعام:۱۰۳]

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کی کنہ و کیفیت کے بارے میں بحث و کرید اور کلام و گفتگو کرنے سے مکمل پرہیز کرنا ضروری ہے اور صفاتِ الٰہی کی کیفیت کے سلسلے کسی بھی قسم کا سوال کرنا بدعت و گمراہی ہے۔ باری تعالیٰ نے اپنے اسماء حسنیٰ اور صفاتِ عالیہ کا ذکر کیا ہے اور بندوں کو حکم دیا ہے کہ اس کو اس کے ناموں اور صفتوں سے پکاریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلِلَّهِ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ فَٱدْعُوهُ بِهَا﴾ ترجمہ: ”اللہ کے لیے اچھے نام ہیں پس تم اس کو انھیں کے ذریعہ پکارو۔“ [الاعراف:۱۸۰]

توحیدِ اسماء و صفات کا تقاضا ہے کہ اللہ کی ذات و صفات کو مخلوقات کے مشابہہ نہ قرار دیں، ان کی من مانی اور بے جا تاویل نہ کریں اور نہ ان کی کیفیت ہی بیان کرنے کی کوشش کریں۔

باری تعالیٰ کے ید (ہاتھ)، مجی (آنا)، استواء علی العرش (عرش پر مستوی ہونا)، وجہ (چہرہ) اور ساق (پنڈلی) وغیرہ کے بارے میں یہ کہیں کہ یہ صفات اور اس کے معانی تو معلوم ہیں مگر ان کی کیفیت مجہول ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِۦ شَىْءٌ ۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ﴾ ترجمہ: ”اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ دیکھتا اور سنتا ہے۔“ [شوریٰ:۱۱]

اور فرمایا:

﴿وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ﴾ ترجمہ: ”اس کا کوئی ہمسر نہیں۔“ [الاخلاص:۴]

بعض علما نے اس کا مطلب ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اس کی ذات جیسی کوئی ذات نہیں، اس کے نام جیسا کوئی نام نہیں، اس کے کام جیسا کوئی کام نہیں، اس کی صفت جیسی کوئی صفت نہیں، سوائے لفظی موافقت کے۔ وہ قدیم ذات اس سے کہیں بلند ہے کہ اس کے لیے کوئی حادث صفت ہو۔ جیسے یہ ناممکن ہے کہ نوپید اذات کے لیے کوئی قدیم صفت ہو۔[تفسیر القرطبی، بحوالہ توحید اور شرک کی حقیقت ص:۳۸]

توحید اسماء وصفات کا تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمام عیوب و نقائص سے پاک مانا جائے، اللہ کی ذات نہ مرکب ہے اور نہ مجسم، اس کی تمام صفات اعلیٰ و مکمل ہیں، کوئی شئ اس سے پوشیدہ نہیں ہے، وہ دیکھتا ہے سنتا ہے کلام کرتا ہے، وہی جلاتا اور مارتا ہے، وہی روزی دیتا اور دعائیں قبول کرتا ہے، وہی عزت اور ذلت دیتا ہے، وہی بیمار کرتا اور شفاء دیتا ہے، وہی مصیبتوں کو ٹالتا ہے اور آڑے وقت میں کام آتا ہے، وہی دور و نزدیک کی پکار کو سنتا ہے، وہ روزآنہ پچھلے پہر آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے، وہ نہ سوتا ہے اور نہ اونگھتا ہے، وہی سب کا خالق ہے جب چاہے گا، فنا کر دے گا، وہی قیامت کے دن سبھوں کو دوبارہ زندہ کرے گا حساب و کتاب لے گا اور اپنے نیک و فرماں بردار بندوں کو جنت میں داخل کرے گا اور برے و نافرمان بندوں کو جہنم میں داخل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے بعض اسماء حسنیٰ کا ذکر درج ذیل قرآنی آیات میں ہوا ہے:

﴿هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ۖ هُوَ ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلرَّحِيمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْمَلِكُ ٱلْقُدُّوسُ ٱلسَّلَٰمُ ٱلْمُؤْمِنُ ٱلْمُهَيْمِنُ ٱلْعَزِيزُ ٱلْجَبَّارُ ٱلْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٢٣﴾ هُوَ ٱللَّهُ ٱلْخَٰلِقُ ٱلْبَارِئُ ٱلْمُصَوِّرُ ۖ لَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿٢٤﴾﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ”وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، چھپے کھلے کا جاننے والا مہربان اور رحم کرنے والا۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، نہایت پاک سب عیبوں سے صاف، امن دینے والا نگہبان، غالب زور آور، اور بڑائی والا، پاک ہے اللہ ان چیزوں سے جنھیں یہ اس کا شریک بناتے ہیں۔ وہی اللہ ہے پیدا کرنے والا وجود بخشنے والا، صورت بنانے والا، اسی کے لیے نہایت اچھے نام ہیں، آسمان وزمین کی کل چیزیں اس کی پاکی بیان کرتی ہیں، اور وہی غالب حکمت والا ہے۔“ [الحشر:۲۲تا۲۴]

توحید کی تینوں قسمیں آپس میں لازم ملزوم ہیں:

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ صرف توحید ربوبیت ایمان کے لیے کافی نہیں ہے، بلکہ یہ تینوں قسمیں آپس میں لازم ملزوم ہیں، لہٰذا جب تک توحید ربوبیت کے ساتھ توحید الوہیت اور توحید اسماء وصفات پر زبان ودل اور اعضاء وجوارح سے ایمان نہیں پایا جائے گا بندہ کا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اسے آخرت میں نجات حاصل ہوگی۔

توحید ربوبیت اور توحید اسماء وصفات یہ دونوں توحید الوہیت کے لیے لازم وملزوم ہیں، اور توحید الوہیت ان دونوں قسموں کو شامل ہے۔ اس لیے کہ جو شخص اس بات کو تسلیم اور اقرار کرے گا کہ اللہ اکیلا ہی پیدا کرنے والا اور روزی دینے والا ہے نیز زندگی اور موت دینے والا ہے تو لازمی بات ہے کہ وہ صرف اور صرف اللہ وحدہ کی عبادت و بندگی کرے گا اور عبادت میں اس کے ساتھ کسی غیر کو شریک نہیں کرے گا۔ اور جو شخص کتاب و سنت میں وارد اسماء وصفات کا اقرار کرے گا تو لازمی بات ہے کہ وہ اللہ وحدہ لاشریک لہ ہی کی عبادت کرے گا۔ اور جو شخص توحید الوہیت کو تسلیم کرے گا تو وہ توحید ربوبیت اور توحید اسماء وصفات کا بھی اقرار کرنے والا ہوگا، اس لیے کہ جو شخص اللہ وحدہ کی عبادت کرے گا تو وہ اس بات کا منکر نہیں ہوگا کہ اللہ پیدا کرنے والا روزی دینے والا اور زندگی وموت دینے والا نہیں ہے اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اس بات کا بھی منکر نہیں ہو گا کہ اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر اور علیم و حکیم نہیں ہے۔[ملاحظہ فرمائیں:
أهمية التوحيد للعلامة الشيخ عبد الرحمن البراك ص:۱۷]

توحید کے فوائد و ثمرات:

کتاب و سنت کے اندر توحید کے بے شمار فوائد بتائے گئے ہیں، یہاں ہم توحید کے چند اہم فوائد ذکر کر رہے ہیں:

توحید خالص مومن کا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔ توحید ایک مومن کی نجات کا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ قیامت کے دن توحید سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں ہو گی۔ توحید ہی جنت کی کنجی ہے۔ ایک گناہ گار مسلمان توحید خالص ہی کی بدولت جنت میں داخل ہو گا۔ توحید کی بدولت دنیا میں بھی عزت ہے اور آخرت میں بھی سرفرازی حاصل ہو گی۔ توحید امن کی ضامن ہے، انسان اس کے ذریعہ راہِ راست پر آجاتا ہے اور اس کے گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے۔ ایک مُوحِّد مسلمان اللہ کے علاوہ کسی اور سے نہیں ڈرتا ہے۔ اسلام کا سارا کرّ و فر توحید ہی کی بدولت ہے۔ توحید ہی نے اسلام کو تمام ادیان پر غالب کیا ہے۔ توحید کا سب سے بڑا فائدہ تو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ موحدین کو جنت میں داخل کرے گا اور وہ اس کی نعمتوں سے محظوظ ہوں گے، ان کو کوئی غم نہیں ہو گا اور اللہ کی رضامندی انھیں حاصل ہو گی اور ابدی عذاب سے محفوظ رہیں گے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے اس کا وعدہ فرمایا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بشارت دی ہے۔ چناں چہ اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے:

﴿ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَلَمۡ يَلۡبِسُوٓاْ إِيمَٰنَهُم بِظُلۡمٍ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمُ ٱلۡأَمۡنُ وَهُم مُّهۡتَدُونَ ﴿٨٢﴾﴾

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم (شرک) کے ساتھ آلودہ نہیں کیا حقیقت میں انھیں لوگوں کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت پانے والے ہیں۔[الانعام:۸۲]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور فرمایا:

﴿وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنكُمۡ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِي ٱلۡأَرۡضِ كَمَا ٱسۡتَخۡلَفَ ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِهِمۡ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمۡ دِينَهُمُ ٱلَّذِي ٱرۡتَضَىٰ لَهُمۡ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّنۢ بَعۡدِ خَوۡفِهِمۡ أَمۡنٗاۚ يَعۡبُدُونَنِي لَا يُشۡرِكُونَ بِي شَيۡـٔٗاۚ وَمَن كَفَرَ بَعۡدَ ذَٰلِكَ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡفَٰسِقُونَ ۝٥٥﴾

ترجمہ: ”اللہ نے وعدہ فرمایا ہے تم لوگوں میں سے ان لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں کہ وہ ان کو اسی طرح زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو بنا چکا ہے، ان کے لیے ان کے اس دین کو مضبوط بنیادوں پر قائم کر دے گا جسے اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں پسند کیا ہے، اور ان کی (موجودہ) حالت خوف کو امن سے بدل دے گا، بس وہ میری عبادت کریں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں۔“ [النور:۵۵]

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”حَقُّ العِبادِ علیٰ اللهِ أن لّا یُعذِّبَ مَن لا یُشْرِکُ بِاللهِ شیئا“ ترجمہ: بندوں کا حق اللہ کے ذمہ یہ ہے کہ وہ ان تمام بندوں کو عذاب نہ دے جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔[بخاری: ۲۸۵۶]

☆☆☆

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

باب دوم: توحید کے منافی امور

توحید و ایمان کے منافی مندرجہ ذیل چند امور ہیں جن سے دوری اختیار کیے بغیر ایمان و توحید مکمل نہیں ہو سکتا ہے یا آدمی دعوئ ایمان کے باوجود مومن وموحد نہیں ہو سکتا ہے:

① کفر

کفر کے لغوی معنیٰ ڈھانپنے اور چھپانے کے ہیں، اور شریعت کی اصطلاح میں توحید کی ضد کو کفر کہتے ہیں۔ اور یہ دو طرح کا ہوتا ہے:

نوعِ اوّل: کفر اکبر:

اسے کفرِ اعتقادی بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ کفر ہے جس کے ارتکاب سے انسان دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، اور یہ کفر ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہنے کا سبب بنتا ہے، اور مطلق ایمان و توحید کے منافی ہوتا ہے۔ کفر اکبر کو ہم مندرجہ ذیل چار قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

کفر تکذیب:

اللہ پر جھوٹ باندھنا، قرآن و حدیث کو جھٹلانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ دعویٰ کرنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد کردہ باتیں حق وسچ کے خلاف ہیں۔ جیسا کہ اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے:

﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِٱلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُۥٓ ۚ أَلَيْسَ فِى جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَـٰفِرِينَ﴾

ترجمہ: ”اور اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا جب حق بات اس کے پاس آجائے تو وہ اسے جھٹلائے، کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم میں نہ ہو گا؟۔“ [العنکبوت:٦٨]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اور پہلے کی کچھ امتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ يُجَٰدِلُونَ فِيٓ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ أَنَّىٰ يُصْرَفُونَ ﴿٦٩﴾ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِٱلْكِتَٰبِ وَبِمَآ أَرْسَلْنَا بِهِۦ رُسُلَنَا ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٧٠﴾﴾ ترجمہ: ”کیا تم انھیں نہیں دیکھتے جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں، وہ کہاں پھیر دیے جاتے ہیں۔ جن لوگوں نے کتاب کو جھٹلایا اور اسے بھی جو ہم نے اپنے رسولوں کے ساتھ بھیجا، عنقریب انھیں حقیقتِ حال معلوم ہو جائے گی۔“ [المومن:٦٩و٧٠]

کفر عناد و تکبر:

اس کفر کو کہتے ہیں کہ آدمی اس بات کا تو اقرار کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت جس چیز کے ساتھ ہوئی ہے وہ حق اور سچ ہے، مگر اپنے عناد و تکبر کی وجہ سے حق کو تسلیم نہ کرے اور حق و اہلِ حق کی تذلیل و تحقیر کرتے ہوئے حق کو چھوڑ دے۔ جیسا کہ ابلیس کا کفر تھا کہ اس نے اپنے عناد و تکبر کی وجہ سے حق کو ترک کر دیا اور راندۂ درگاہ ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَٰٓئِكَةِ ٱسْجُدُوا۟ لِءَادَمَ فَسَجَدُوٓا۟ إِلَّآ إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَٱسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ ٱلْكَٰفِرِينَ﴾ ترجمہ: ”اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کا سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب نے سجدہ کیا، اس نے انکار کر دیا اور تکبر کیا، وہ کافروں میں سے تھا۔“ [البقرۃ:٣٤]

فرعون اور اس کی قوم کے انکار کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَجَحَدُوا۟ بِهَا وَٱسْتَيْقَنَتْهَآ أَنفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا ۚ فَٱنظُرْ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلْمُفْسِدِينَ﴾ ترجمہ: ”اور انھوں نے انکار کیا جب کہ ان کے دل نے یقین کر لیا تھا، صرف ظلم اور تکبر کی بنا پر۔ پس دیکھ لیجیے کہ مفسدین کا انجام کیا ہوا۔“ [النمل:١٤]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کفر اعراض وشک:

یعنی حق میں تردد و تشکیک کی وجہ سے اس سے منہ پھیر لینا، نہ اس کو سیکھنا اور نہ اس پر عمل کرنا، بلکہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے اس کی اتباع و پیروی کرنے میں پس و پیش کرنا اور اس طرح کا شک و بے یقینی رکھنا کہ حق اس کے خلاف ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَدَخَلَ جَنَّتَهُۥ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِۦ قَالَ مَآ أَظُنُّ أَن تَبِيدَ هَٰذِهِۦٓ أَبَدًا ۝٣٥ وَمَآ أَظُنُّ ٱلسَّاعَةَ قَآئِمَةً وَلَئِن رُّدِدتُّ إِلَىٰ رَبِّى لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنقَلَبًا ۝٣٦ قَالَ لَهُۥ صَاحِبُهُۥ وَهُوَ يُحَاوِرُهُۥٓ أَكَفَرْتَ بِٱلَّذِى خَلَقَكَ مِن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّىٰكَ رَجُلًا ۝٣٧ لَّٰكِنَّا۠ هُوَ ٱللَّهُ رَبِّى وَلَآ أُشْرِكُ بِرَبِّىٓ أَحَدًا ۝٣٨﴾

ترجمہ: ”اور وہ اپنے باغ میں داخل ہوا، اور اپنی جان پر ظلم کرنے والا تھا، کہنے لگا کہ میں نہیں سمجھتا کہ کسی وقت بھی یہ باغ ویران ہو گا۔ اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت قائم ہو گی، اور اگر میں اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو یقیناً میں اس سے بہتر جگہ پاؤں گا۔ اس سے اس کے ساتھی نے اس سے باتیں کرتے ہوئے کہا کیا تو اس سے کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفے سے پھر تجھے تندرست مرد بنایا۔ لیکن میں تو یہی عقیدہ رکھتا ہوں کہ وہی میرا رب ہے اور میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں گا۔“ [الکھف:۳۵تا۳۸]

اس آیتِ کریمہ کے اندر ایک مشرک کافر سے متعلق یہ بات بتلائی گئی ہے کہ وہ اللہ کی ذات کا منکر نہیں تھا مگر روز قیامت اللہ کے سامنے جواب دہی اور آخرت کا انکاری تھا اور اس کے اس انکار اور شک و تردد کو کفر قرار دیا گیا ہے۔

اور فرمایا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

﴿مَا خَلَقْنَا ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ إِلَّا بِٱلْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ وَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ عَمَّآ أُنذِرُوا۟ مُعْرِضُونَ﴾

ترجمہ: ''ہم نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں کو بہترین تدبیر کے ساتھ ہی ایک معین مدت کے لیے پیدا کیا، اور کافر لوگ جس چیز سے ڈرائے جاتے ہیں منہ موڑ لیتے ہیں۔'' [الاحقاف:۰۳]

مندرجہ بالا آیتِ کریمہ میں کافروں کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ جب انھیں کسی چیز سے ڈرایا جاتا ہے یعنی ان کے سامنے حق کی تلقین کی جاتی ہے تو وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں گویا حق سے اعراض کرنا کفر ہے۔

کفرِ نفاق:

اس کفر کو کہتے ہیں کہ لوگوں کو دکھاوے کی خاطر بظاہر اتباع و پیروی کرنا اور اطاعت و فرماں برداری کی راہ اپنانا مگر دل سے اس کا انکار و ترک ہو اور قطعی طور پر اس پر ایمان و تصدیق نہ ہو۔ جیسا کہ منافقین کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ ءَامَنُوا۟ ثُمَّ كَفَرُوا۟ فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ۝٣﴾ ترجمہ: ''یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ ایمان لا کر پھر کافر ہو گئے تو ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی، اب وہ نہیں سمجھتے۔'' [المنافقون:۰۳]

نوعِ دوم: کفرِ اصغر:

اس کو کفرِ عملی بھی کہتے ہیں، یہ وہ کفر ہے جو کمالِ توحید و ایمان کے منافی ہے مگر مطلق ایمان کے منافی نہیں ہے، اس کی وجہ سے انسان دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہوتا ہے، بلکہ ایسے گناہ ہیں جنھیں کتاب و سنت میں بقاء ایمان کے ساتھ کفر کا نام دیا گیا ہے لیکن یہ کفرِ اکبر تک نہیں پہونچتا ہے۔ جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ'' ترجمہ: ''مسلمان کا گالی دینا فسق ہے اور اس سے قتال کرنا کفر ہے۔'' [بخاری: ۴۸، مسلم: ٦٠۴۴]

ایک اور حدیث میں فرمایا:

''لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ'' ترجمہ: ''تم لوگ میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔'' [بخاری: ۱۲۱، مسلم: ٦۵]

معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کا آپس میں ایک دوسرے کی گردن مارنے نیز سب و شتم اور گالی و گلوچ دینے کو کفر کہا ہے اور ایسا کرنے والوں کو کافر کا نام دیا ہے۔

جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ ٱقۡتَتَلُواْ فَأَصۡلِحُواْ بَيۡنَهُمَاۖ فَإِنۢ بَغَتۡ إِحۡدَىٰهُمَا عَلَى ٱلۡأُخۡرَىٰ فَقَٰتِلُواْ ٱلَّتِي تَبۡغِي حَتَّىٰ تَفِيٓءَ إِلَىٰٓ أَمۡرِ ٱللَّهِۚ فَإِن فَآءَتۡ فَأَصۡلِحُواْ بَيۡنَهُمَا بِٱلۡعَدۡلِ وَأَقۡسِطُوٓاْۖ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلۡمُقۡسِطِينَ ۝٩ إِنَّمَا ٱلۡمُؤۡمِنُونَ إِخۡوَةٞ فَأَصۡلِحُواْ بَيۡنَ أَخَوَيۡكُمۡۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُونَ ۝١٠﴾ ترجمہ: ''اور اگر مومنوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں میل ملاپ کرا دیا کرو، پھر اگر ان میں سے ایک جماعت دوسری جماعت پر زیادتی کرے تو تم سب اس گروہ سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ اگر لوٹ آئے تو پھر انصاف کے ساتھ صلح کرا دو اور عدل کرو بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔'' [الحجرات:۹و۱۰]

مذکورہ بالا آیتِ کریمہ میں آپس میں لڑنے والی مسلمانوں کی دو جماعت کو مومن اور ایک دوسرے کو بھائی کہا گیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ ان کے ایمان اور اخوت کو برقرار رکھا ہے اور ان سے ایمان و اخوت کی نفی نہیں کی ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

② نفاق

ایمان و بھلائی کے اظہار اور کفر و شر کو چھپائے رکھنے کو نفاق کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے سورۂ توبہ کے اندر منافقین کی فضیحت و مذمت کو بیان کیا ہے اور مسلمانوں کو ان کے شرور اور ان کے خبثِ باطن سے بچنے کی تنبیہ فرمائی ہے۔ نفاق دو طرح کا ہوتا ہے: ایک نفاقِ اکبر اور دوسرا نفاقِ اصغر۔

نفاقِ اکبر:

اسے نفاقِ اعتقادی بھی کہتے ہیں، اور یہ ایسا نفاق ہے جس سے متصف شخص اپنے ایمان و اسلام کو ظاہر کرتا ہے اور دل میں کفر و شرک کو چھپائے رکھتا ہے۔ اس نفاق کی وجہ سے انسان دین سے خارج ہو جاتا ہے اور ایسا شخص جہنم کے سب سے نچلے گڑھے میں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ ٱلْمُنَـٰفِقِينَ فِى ٱلدَّرْكِ ٱلْأَسْفَلِ مِنَ ٱلنَّارِ وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ﴿١٤٥﴾﴾

ترجمہ: ”بے شک منافقین تو یقیناً جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں جائیں گے، ناممکن ہے کہ تو ان کا کوئی مددگار پالے۔“ [النساء:۱۴۵]

نفاقِ اکبر کی مندرجہ ذیل چھ قسمیں ہیں:

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلانا۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے احکام کو جھٹلانا۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض وعداوت رکھنا۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت و احکام کو ناپسند کرنا۔
- کسی معرکہ میں مسلمانوں کی شکست سے خوشی و مسرت کا اظہار کرنا۔
- مسلمانوں کی فتح وسربلندی سے رنجیدہ وکبیدہ خاطر ہونا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

نفاقِ اصغر:

اسے نفاقِ عملی بھی کہتے ہیں، دل میں ایمان رکھتے ہوئے منافقین کے اعمال میں سے کوئی عمل کرنا یعنی بڑے اور کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کو نفاقِ عملی کہتے ہیں، اس کے ارتکاب سے آدمی دین سے خارج نہیں ہوتا ہے۔ اس کی چند صورتیں یہ ہیں:

جھوٹ بولنا، دھوکا دینا، امانت میں خیانت کرنا، وعدہ خلافی کرنا، لڑائی جھگڑے کے وقت گالی گلوج اور دشنام طرازی سے کام لینا، بغیر کسی شرعی عذر کے نمازِ فجر اور عشاء میں مسلمانوں کی جماعت سے پیچھے رہنا وغیرہ۔ اس کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ''

ترجمہ: ''منافق کی تین علامتیں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب اس کے پاس کوئی امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔'' [بخاری: ۳۳، مسلم: ۵۹]

ایک اور روایت میں ہے:

''أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ''

ترجمہ: ''چار خصلتیں جس میں جمع ہو جائیں وہ خالص منافق ہے اور جس کسی میں ان چاروں میں سے ایک عادت ہو تو اس کے اندر نفاق کی ایک خصلت ہو گی جب تک اسے نہ چھوڑ دے: جب اسے امین بنایا جائے تو خیانت کرے اور بات کرتے وقت جھوٹ بولے اور جب کسی سے عہد و پیمان کرے تو اسے پورا نہ کرے اور جب کسی سے لڑائی ہو تو گالیوں پر اتر آئے۔'' [بخاری: ۳۴، مسلم: ۵۸]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيمَ، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ، ثُمَّ آخُذَ شُعَلًا مِنْ نَارٍ فَأُحَرِّقَ عَلَى مَنْ لَا يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدُ"

ترجمہ: "منافقوں پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ اور کوئی نماز بھاری نہیں اور اگر انہیں معلوم ہوتا کہ ان کا ثواب کتنا زیادہ ہے تو گھٹنوں کے بل گھسیٹ کر آتے اور میرا تو ارادہ ہو گیا تھا کہ مؤذن سے کہوں کہ وہ تکبیر کہے، پھر میں کسی کو نماز پڑھانے کے لیے کہوں اور خود آگ کی چنگاریاں لے کر ان سب کے گھروں کو جلا دوں جو ابھی تک نماز کے لیے نہیں نکلے۔"

[بخاری: ٦٥٧ ، مسلم: ٦٥١، واللفظ للبخاری]

(3) شرک

شرک شرکت سے ماخوذ ہے جس کے معنیٰ ساجھی اور شریک بنانے کے ہیں۔ اور شرعی اصطلاح میں شرک کا مفہوم یہ ہے کہ عبادات کے انواع میں سے کسی بھی عبادت کو غیر اللہ کے لیے انجام دینا یا مخلوق کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ہمسر و مساوی قرار دینا یا اللہ کی تعظیم کی طرح مخلوق کی تعظیم کرنا اور اس سے خوف کھاتے ہوئے امیدیں باندھنا یا توحید ربوبیت اور توحید الوہیت و اسماء وصفات کے خصائص میں سے کسی خصوصیت کو غیر اللہ کے لیے تسلیم کرنا شرک ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ کی ذات یا اس کی صفات میں اوروں کو کم یا زیادہ کسی درجہ میں شریک مانا جائے، اللہ کی شانِ ربوبیت یا اس کے اسماء و صفات میں شریک ٹھہرایا جائے، اسی طرح اللہ کی عبادت میں غیروں کو حصہ دار سمجھا جائے، یہ سب شرک کہلاتا ہے اور ایسا کرنے والے کو مشرک کہتے ہیں۔ شرک سب سے بڑا گناہ ہے، مخلوق کو خالق کے برابر قرار دینا سب سے بڑا ظلم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّ ٱلشِّرۡكَ لَظُلۡمٌ عَظِيمٞ ۝١٣﴾ ترجمہ: ”بے شک شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔“ [لقمان:۱۳]

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ:

”اَيُّ الذَّنبِ اکبرُ عندَ اللهِ“ ”اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”أنْ تَدْعُوا الله نداً وهو خلقَك“ ”یہ کہ تم کسی کو اللہ کا ہمسر بنا کر پکارو جب کہ اللہ ہی نے تمھیں پیدا کیا ہے۔“ [بخاری: ۴۷۶۱، مسلم: ۸۶]

شرک کرنے والے کی مغفرت نہیں ہو گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَغۡفِرُ أَن يُشۡرَكَ بِهِۦ وَيَغۡفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَآءُۚ وَمَن يُشۡرِكۡ بِٱللَّهِ فَقَدِ ٱفۡتَرَىٰٓ إِثۡمًا عَظِيمًا﴾

ترجمہ: ”بے شک اللہ شرک کرنے والے کو نہیں بخشے گا اور اس کے علاوہ جس کو چاہے گا بخش دے گا اور جس نے اللہ کا شریک مقرر کیا تو اس نے بڑا جھوٹ باندھا اور سخت گناہ کی بات کی۔“ [النساء:۴۸]

مشرک کے لیے ہمیشہ ہمیش کے لیے دوزخ ہے جنت اس کے لیے حرام ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿إِنَّهُۥ مَن يُشۡرِكۡ بِٱللَّهِ فَقَدۡ حَرَّمَ ٱللَّهُ عَلَيۡهِ ٱلۡجَنَّةَ وَمَأۡوَىٰهُ ٱلنَّارُۖ وَمَا لِلظَّٰلِمِينَ مِنۡ أَنصَارٖ﴾

ترجمہ: ”بے شک جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اللہ نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مدد گار نہیں۔“ [المائدۃ:۷۲]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مشرک کے تمام اعمال ضائع اور برباد کر دیے جاتے ہیں۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ ٱلْخَٰسِرِينَ﴾ ترجمہ: ''اگر تم نے شرک کیا تو تمھارے اعمال ضائع و برباد ہو جائیں گے اور تم خسارے میں رہو گے۔'' [الزمر:۶۵]

شرک کی قسمیں:

شرک کی دو قسمیں ہیں: (۱) شرک اکبر (۲) شرک اصغر

شرکِ اکبر:

اللہ کی ربوبیت، یا الوہیت یا اسماء وصفات میں کسی غیر اللہ کو اللہ کا ہمسر و مساوی قرار دینا شرک اکبر ہے۔ اس کی تعریف میں یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ انواع عبادت میں سے کسی عبادت کو غیر اللہ کے لیے انجام دینا یا غیر اللہ کو اللہ کا مساوی بنا کر اللہ کے پکارنے کی طرح اسے پکارنا یا اللہ کی طرح اس سے ڈرنا یا اس سے امیدیں وابستہ کرنا یا اس سے اللہ کی طرح محبت کرنا یا اللہ کی طرح اس کی اطاعت و تعظیم کرنا یا اسے نفع و ضرر کا مالک ماننا یا اس کا تقرب پانے کے لیے اس کے نام جانور ذبح کرنا یا اصل عمل سے غیر اللہ کا قصد کرنا۔

شرک اکبر کو توبہ کے بغیر اللہ تعالیٰ کبھی بھی معاف نہیں کرے گا، اور اسی حالت میں اگر شرک اکبر کرنے والے کی وفات ہوتی ہے تو وہ ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہے گا۔ جیسا کہ اوپر اس سے متعلق دلائل ذکر کیے گئے ہیں۔ عموماً لوگ اپنی جہالت اور مبادیات اسلام سے دوری نیز نیک لوگوں سے متعلق غلو کی وجہ سے اس شرک کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اللہ ہم سبھوں کو سمجھ عطا فرمائے اور شرک سے دوری اختیار کرنے کی توفیق دے۔ آمین

شرک اکبر کی مندرجہ ذیل چار قسمیں ہیں:

شرک عبادت:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عبادت کی قسموں میں سے کسی بھی عبادت کو غیر اللہ کے لیے کرنا شرک اکبر ہے۔ مثلاً غیر اللہ کے لیے قربانی اور نذر و نیاز، ان سے دعا کرنا، ان کو سجدہ کرنا وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱعْبُدُوا۟ رَبَّكُمُ ٱلَّذِى خَلَقَكُمْ وَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ ترجمہ: ”اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا اور تم سے پہلے کے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔“ [البقرۃ:۲۱]

اور فرمایا:

﴿إِنَّنِىٓ أَنَا ٱللَّهُ لَآ إِلَـٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱعْبُدْنِى وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ لِذِكْرِىٓ﴾ ترجمہ: ”بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں اس لیے میری ہی عبادت کرو اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔“ [طٰہٰ:۱۴]

شرک محبت:

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو اس کا ہمسر و مساوی بنانا اور اللہ سے محبت کرنے کی طرح اس سے محبت کرنا شرک محبت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ ٱللَّهِ ۖ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ ۗ﴾ ترجمہ: ”اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کو اس کا ہمسر اور مد مقابل بناتے ہیں اور ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی اللہ سے محبت کرنی چاہیے، اور ایمان رکھنے والے لوگ سب سے بڑھ کر اللہ سے محبت کرتے ہیں۔“ [البقرۃ:۱۶۵]

خواہش نفس کا شرک:

اللہ کی اطاعت و فرماں برداری کے بالمقابل اپنی خواہشاتِ نفس کی اتباع و پیروی کرنا، اگر اس خواہش نفس کا تعلق شرک و کفر سے ہے تو یہ دین سے خارج کرنے والا شرک اکبر ہوگا،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اور اگر اس خواہش نفس کا تعلق عام معاصی اور گناہوں سے ہے تو یہ بھی شرک ہے کیوں کہ اللہ کے ساتھ اس نے اپنی خواہش نفس کو شریک کیا ہے مگر شرک کی یہ نوعیت دین سے خارج کرنے والی نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿أَرَءَيْتَ مَنِ ٱتَّخَذَ إِلَـٰهَهُۥ هَوَىٰهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا﴾ ترجمہ: ”کیا آپ نے اسے دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنالیا ہے، تو کیا ایسے شخص کو راہِ راست پر لانے کا ذمہ لے سکتے ہو؟“ [الفرقان:۴۳]

اور فرمایا:

﴿أَفَرَءَيْتَ مَنِ ٱتَّخَذَ إِلَـٰهَهُۥ هَوَىٰهُ وَأَضَلَّهُ ٱللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِۦ وَقَلْبِهِۦ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِۦ غِشَـٰوَةً فَمَن يَهْدِيهِ مِنۢ بَعْدِ ٱللَّهِ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ﴾

ترجمہ: ”کیا آپ نے اسے بھی دیکھا؟ جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور باوجود جاننے اور بوجھنے کے اللہ نے اسے گمراہ کر دیا اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھ پر بھی پردہ ڈال دیا ہے۔ اللہ کے بعد اب کون ہے جو اسے ہدایت دے؟ بھلا تم کیوں نصیحت نہیں پکڑتے؟“ [الجاثیۃ:۲۳]

شرک اطاعت:

کسی انسان کی اطاعت و پیروی کرتے ہوئے جو کچھ اللہ نے حلال قرار دیا ہے اسے حرام ٹھہرانا اور اللہ نے جو کچھ حرام قرار دیا ہے اسے حلال قرار دینا۔ چناں چہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ٱتَّخَذُوٓا۟ أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَـٰنَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ ٱللَّهِ وَٱلْمَسِيحَ ٱبْنَ مَرْيَمَ وَمَآ أُمِرُوٓا۟ إِلَّا لِيَعْبُدُوٓا۟ إِلَـٰهًا وَٰحِدًا ۖ لَّآ إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحَـٰنَهُۥ عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ”ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو رب بنایا ہے، اور مریم کے بیٹے مسیح کو، حالاں کہ انھیں صرف ایک اکیلے اللہ ہی کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ پاک ہے ان کے شریک مقرر کرنے سے۔“ [التوبۃ:۳۱]

اس آیتِ کریمہ کی تفسیر حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث سے بخوبی ہو جاتی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ آیت سن کر عرض کیا کہ یہود و نصاریٰ نے تو اپنے علما کی کبھی عبادت نہیں کی، پھر یہ کیوں کہا گیا کہ، انھوں نے ان کو رب بنالیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ ٹھیک ہے کہ انھوں نے ان کی عبادت نہیں کی۔ لیکن یہ بات تو ہے نا، کہ ان کے علمانے جس کو حلال قرار دیا، اس کو انھوں نے حلال اور جس کو حرام کر دیا اس کو حرام ہی سمجھا۔ یہی ان کی عبادت کرنا ہے۔“ [صحیح ترمذی للالبانی، نمبر: ۲۴۷۱] کیوں کہ حرام و حلال کرنے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ یہی حق اگر کوئی شخص کسی اور کے اندر تسلیم کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے اس کو اپنا رب بنالیا۔ اس آیت میں ان لوگوں کے لیے بڑی تنبیہ ہے جنھوں نے اپنے پیشواؤں کو تحلیل و تحریم کا منصب دے رکھا ہے اور ان کے اقوال کے مقابلے میں وہ نصوص قرآن و حدیث کو بھی اہمیت دینے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ [تفسیر احسن البیان، ص:۵۱۷، طبع شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس]

شرکِ اصغر:

یہ وہ شرک ہے جسے نصوص شرعیہ میں شرک کا نام تو دیا گیا ہے مگر وہ شرک اکبر کی حد کو نہیں پہنچتا ہے بلکہ شرک اکبر سے چھوٹا ہوتا ہے اور یہ ایسا شرک ہے جو دین سے خارج نہیں کرتا، لیکن اس سے توحید و ایمان میں نقص آتا ہے اور یہ شرک اکبر میں ملوث ہونے کا وسیلہ بنتا ہے۔ جیسے: ریاء و نمود، اخلاص کے منافی امور، غیر اللہ کی قسم کھانا بغیر اس کی تعظیم کے اور تعویذ لٹکانا وغیرہ۔

☆☆☆

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

باب سوم: شرک کے مظاہر اور اس کی صورتیں

قرآن کریم اور احادیثِ نبویہ میں شرک کی بڑی مذمت و برائی کی گئی ہے اور اسے ناقابلِ بخشش سب سے بڑا گناہ قرار دیا گیا ہے۔ اور اس سے بچنے کی بھی بڑی تاکید کی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو سخت تاکید کرتے ہوئے فرمایا:

''لَا تُشْرِك بِاللّٰهِ وَإِنْ قُتِلْتَ أَو حُرِّقْتَ'' ترجمہ: ''تم اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا اگرچہ تم جلا دیے جاؤ یا قتل کر دیے جاؤ۔'' [صحیح الترغیب: ٥٧٠]

چناں چہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مختلف طرح کی مصیبتوں اور تکالیف سے دوچار ہوئے مگر توحید پر ثابت قدمی کا ثبوت دیتے ہوئے شرک سے باز رہے۔

مگر افسوس صد افسوس! آج شرک کا دور دورہ ہے مسلمانوں کی اکثریت شرک میں ملوث ہے، مزارات پر بھیڑ لگی ہوئی ہے، کوئی سجدہ کر رہا ہے، کوئی ہاتھ باندھے کھڑا ہے، کوئی قبر کو چوم رہا ہے اور اس پر اپنی ناک و پیشانی رگڑ رہا ہے، قبر کی جاروب کشی ہو رہی ہے، اس کی دھلائی کی جا رہی ہے، قبروں پر چادر چڑھایا جا رہا ہے اور اس کا طواف کیا جا رہا ہے، اٹھتے بیٹھتے یا رسول اللہ! یا علی! یا غوث! یا خواجہ! کا نعرہ بلند کیا جا رہا ہے، قبروں پر جانور ذبح کیا جا رہا ہے، اس کے لیے منتیں مانی جا رہی ہیں، تعزیہ بنایا جا رہا ہے، مور چھل جھلا جا رہا ہے، لوبان کی دھونی دی جا رہی ہے، ڈھول تاشہ بجایا جا رہا ہے، بابا کے نام پر ہندوؤں کی طرح چُر کی رکھی جا رہی ہے، ٹونے ٹوٹکے اور مصائب و تکالیف سے بچنے کے لیے لونگ لوبان بدِھّی اور دھاگہ باندھا جا رہا ہے اور تعویذ لٹکائے جا رہے ہیں، بچوں کا شرکیہ نام مثلاً عبد النبی، عبد الرسول، علی بخش، سالار بخش، نبی بخش، بُدھئی، گھرہُو، گھراؤ، گھِریاون اور وَرِیاون وغیرہ رکھا جا رہا ہے۔ بدشگونی بڑے پیمانے پر ہوتی ہے، سفر پر جا رہے ہیں کوئی انہونی ہو جائے تو سفر ملتوی کر دیا جاتا ہے، جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح خانہ کعبہ کے لیے سفر کیا جاتا ہے بالکل اسی نہج پر اجمیر کچھوچھہ بہرائچ اور نامعلوم کن کن مزارات کی طرف رختِ سفر باندھا جاتا ہے اور پھر وہاں پہنچ کر قبروں کا طواف، چڑھاوا، مرغ و بکرے کا ذبیحہ، قوالی، بھانگ اور ہر طرح کی خرافات کا ارتکاب کیا جاتا ہے جو توحید خالص کے سراسر منافی ہوتی ہیں اور جن کا ربط و تعلق دین اسلام سے کچھ بھی نہیں ہوتا ہے۔ اور اس پر طرہ یہ کہ موحد و مومن ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ مولانا الطاف حسین حالیؔ رحمہ اللہ نے ایسے مسلمانوں کا نقشہ کچھ یوں کھینچا ہے:

کرے غیر گر بُت کی پوجا تو کافر — جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر — کواکب میں مانے کرشما تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں — پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں — اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں — شہیدوں سے جا جاکے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے — نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے
وہ دین جس سے توحید پھیلی جہاں میں — ہوا جلوہ گر حق، زمین و زماں میں
رہا شرک باقی نہ وہم و گماں میں — وہ بدلا گیا آکے ہندوستاں میں
ہمیشہ سے اسلام تھا جس پہ نازاں — وہ دولت بھی کھو بیٹھے آخر مسلماں

(مسدس حالیؔ، ص:٦٣)

آج امتِ مسلمہ جو مختلف طرح کی پریشانیوں اور مصائب میں گھری ہوئی ہے اس کا سب سے بڑا سبب یہی ہے کہ ان میں کی اکثریت نے توحید کا ڈگر چھوڑ دیا ہے جس کی وجہ سے پستی و ذلت اس کا مقدر بن چکی ہے۔ جب کہ اسی توحید پر گامزن ہونے کی برکت تھی کہ ہمارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلاف نے دنیا پر حکومت کی اور دین اسلام کا بول بالا ہوا اور لوگ بکثرت جوق در جوق اسلام میں داخل ہوئے۔

افسوس کہ آج بہتیرے مسلمان کو زبردستی یا نیم رضامندی سے ہندو بنایا جارہا ہے اور اس پر یہ کہا جارہا ہے کہ ایسا غربت و افلاس کی وجہ سے ہو رہا ہے حالاں کہ غربت و افلاس تو ایک بہانہ ہے، اصل میں ایمانی کمی اور توحید پرستی کی دوری کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے و گرنہ کافروں میں اتنی جرأت کہاں ہے کہ وہ ہمارے ایمان کا سودا کریں۔

ذرا غور کریں! کیا دورِ خیر القرون میں غربت نہیں تھی۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سیدنا یاسر رضی اللہ عنہ سیدہ سمیہ رضی اللہ عنہا، کیا یہ سب غربت و افلاس کے مارے نہیں تھے۔ ضرور تھے مگر اللہ واحد پر ان کا ایمان نہایت پختہ تھا توحید کی عظمت و بلندی ان کے رگ و ریشے میں پیوست تھی جس کی وجہ سے دنیاوی فسادات و شرور ان کے پایۂ ثبات میں تزلزل نہ لا سکے، ان لوگوں نے تکلیف کو برداشت کرنا اور شہید ہونا گوارہ کر لیا مگر توحید پرستی اور دینِ محمدی سے پھرے نہیں۔

آیئے اب ہم ان شرکیہ کاموں کے بارے میں تفصیلی جانکاری حاصل کرتے ہیں جن سے دور رہنے اور بچنے کی تلقین کی گئی ہے اور جو ہمارے معاشرے کا روگ بن چکے ہیں۔ کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام نے توحید کی دعوت دی اور اپنے ماننے والوں کو شرک و طاغوت پرستی سے شدت کے ساتھ روکا اور شرک کے تمام چور دروازوں کو بند کر دیا۔ آپ آنے والی تفصیلات کا مطالعہ کریں اور خود اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو شرک اور اس کی آلودگیوں سے بچائیں کیوں کہ مشرک کے لیے ابدی جہنم ہے۔ اللہ ہم سبھوں کو شرک اور اس کی آلودگیوں سے محفوظ رکھے اور ہمیں توحید خالص پر گامزن کرے۔ آمین

اشراک فی العلم:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ رب العالمین کے علم کے برابر مخلوق کے لیے علم ثابت کرنا اشراک فی العلم کہلاتا ہے۔ مثلاً:

① کسی نبی، رسول، ولی، پیر، فقیر، مولوی، نجومی، بابا، رمّال یا فال دیکھنے والے کو غیب کا جاننے والا ماننا۔ اور اس طرح کا عقیدہ رکھنا اشراک فی العلم ہے۔ غیب کے متعلق اللہ رب العالمین کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿وَعِندَهُۥ مَفَاتِحُ ٱلْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ إِلَّا هُوَ﴾ ترجمہ: ”اور اللہ ہی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں، اس کے علاوہ کوئی اس کو نہیں جانتا۔“ [الانعام:۵۹]

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ٱلْغَيْبَ إِلَّا ٱللَّهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ﴾ ترجمہ: ”کہہ دیجیے جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ غیب نہیں جانتے غیب تو صرف اللہ جانتا ہے وہ تو یہ بھی نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔“ [النمل:٦٠]

اوپر کی دونوں آیتوں سے معلوم ہوا کہ غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اور کسی کو اس کا علم نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے کسی کو یہ طاقت ہی نہیں دی ہے کہ وہ جب چاہیں غیب کی باتیں معلوم کرلیں، چناں چہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی حال تھا کہ جب آپ ﷺ کے پاس وحی آتی تھی تب آپ کو غیب کی کوئی بات معلوم ہوتی تھی، اگر آپ کو غیب کا علم ہوتا تو منافقین نے جب عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی تھی جس کی وجہ سے ایک ماہ تک آپ پریشان تھے، آپ پریشان نہ ہوتے۔ اور ایسی بہت سی مثالیں ہیں، بس آپ سیرتِ پاک کا مطالعہ کریں آپ کو اس کا اندازہ ہوجائے گا۔

اس لیے جو لوگ نبی، رسول، پیر، فقیر، ولی، نجومی یا فال دیکھنے والے کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھیں اور انھیں عالم الغیب تصور کریں تو گویا وہ اشراک فی العلم کے مرتکب ہو رہے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور اس کی وجہ سے وہ مشرک ہوں گے۔ کیوں کہ قطعیت کے ساتھ آئندہ کا حال اللہ رب العالمین کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلۡمُ ٱلسَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ ٱلۡغَيۡثَ وَيَعۡلَمُ مَا فِي ٱلۡأَرۡحَامِۖ وَمَا تَدۡرِي نَفۡسٞ مَّاذَا تَكۡسِبُ غَدٗاۖ وَمَا تَدۡرِي نَفۡسُۢ بِأَيِّ أَرۡضٖ تَمُوتُۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرُۢ ﴿٣٤﴾﴾

ترجمہ: ”بے شک اللہ ہی کے پاس ہے قیامت کا علم اور وہی بارش برساتا ہے اور وہی جانتا ہے کیا ہے رحمِ مادر میں اور کوئی نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کمائے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس سرزمین میں مرے گا بے شک اللہ ہی جاننے والا خبر رکھنے والا ہے۔“ [لقمان:۳۴]

معلوم ہوا کہ غیب کا علم اللہ ہی کو ہے۔ قیامت کب آئے گی پانی کب برسے گا رحم مادر میں نر ہے یا مادہ کالا ہے یا گورا ہے آدمی کے دل میں ایمان ہے یا نفاق ہے کسی کو اس کے بارے میں کچھ پتا نہیں ہے۔ خود کسی کو اپنا حال نہیں معلوم کہ کل کیا کروں گا اور میری موت کب اور کہاں ہوگی تو دوسرے کا حال کیا جان سکیں گے؟ لہٰذا جو کوئی شخص غیب دانی کا دعویٰ کرے تو وہ فریبی جھوٹا مکّار اور دغاباز ہے، ایسوں سے دور رہنا چاہیے۔

(2) مردوں کو دور و نزدیک سے پکارنا بھی اشراک فی العلم میں داخل ہے۔ مردوں کو پکارنے کے سلسلے میں قرآنِ کریم میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿وَمَنۡ أَضَلُّ مِمَّن يَدۡعُواْ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَن لَّا يَسۡتَجِيبُ لَهُۥٓ إِلَىٰ يَوۡمِ ٱلۡقِيَٰمَةِ وَهُمۡ عَن دُعَآئِهِمۡ غَٰفِلُونَ ﴿٥﴾ وَإِذَا حُشِرَ ٱلنَّاسُ كَانُواْ لَهُمۡ أَعۡدَآءٗ وَكَانُواْ بِعِبَادَتِهِمۡ كَٰفِرِينَ ﴿٦﴾﴾

ترجمہ: ”اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا؟ جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارتا ہے جو اسے قیامت تک جواب نہیں دے سکیں گے اور ان کی پکار سے بے خبر ہیں اور جب لوگوں کو جمع کیا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

جائے گا تو یہ ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی پرستش سے صاف انکار کر جائیں گے۔"

[الاحقاف:۵و۶]

یعنی یہ شرک کرنے والے کتنے احمق و بے وقوف ہیں کہ اللہ جیسے قادر و قیوم کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے ہیں جو کہ ان کی دعاوپکار کو سننا تو درکنار وہ اس سے بے خبر ہیں۔

③ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب ماننا بھی اشراک فی العلم میں داخل ہے۔ اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے:

﴿قُل لَّآ أَمۡلِكُ لِنَفۡسِي نَفۡعٗا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُۚ وَلَوۡ كُنتُ أَعۡلَمُ ٱلۡغَيۡبَ لَٱسۡتَكۡثَرۡتُ مِنَ ٱلۡخَيۡرِ وَمَا مَسَّنِيَ ٱلسُّوٓءُۚ إِنۡ أَنَا۠ إِلَّا نَذِيرٞ وَبَشِيرٞ لِّقَوۡمٖ يُؤۡمِنُونَ ۝١٨٨﴾

ترجمہ: "(اے نبی!) کہہ دیجیے میں خود اپنی ذات کے لیے نفع ونقصان کا اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے، اگر میں غیب جانتا تو بہت سی بھلائیاں جمع کر لیتا اور مجھے تکلیف بھی نہ پہنچتی میں تو صرف ڈرانے والا اور خوش خبری دینے والا ہوں ایمان لانے والوں کو۔" [الاعراف: ۱۸۸]

آیتِ کریمہ صاف بتلا رہی ہے کہ اللہ نے نبی کو ڈرانے والا اور خوش خبری دینے والا بنا کر بھیجا ہے اور یہی ان کی بڑائی ہے نہ کہ اللہ نے ان کو عالَم میں تصرف کی قدرت دی ہے کہ وہ مشکل کشائی کریں اولادیں دیں اور لوگوں کی مرادیں پوری کریں۔ اسی طرح اس بات میں بھی ان کی بڑائی نہیں ہے کہ اللہ نے ان کو علمِ غیب عطا کیا ہے کہ وہ لوگوں کا حال معلوم کریں، گم شدہ چیزوں کے بارے میں بتائیں اور کسی کے یہاں اولاد کے ہونے یا نہ ہونے کی خبر دیں۔ بلکہ ایسا علم اللہ نے کسی کو بھی نہیں عطا کیا ہے اس لیے سوائے اللہ کے کسی کے بارے میں غیب دانی کا عقیدہ نہ رکھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جو کوئی سورۂ لقمان میں مذکور پانچوں باتوں کے سلسلے میں یہ عقیدہ رکھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے جانتے تھے تو وہ اشراک فی العلم کا مرتکب ہو رہا ہے۔ صحیح بخاری میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

"مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ، وَهُوَ يَقُولُ: لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ"

ترجمہ: "جو کوئی یہ کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے تھے تو اس نے جھوٹ کہا، اس لیے کہ اللہ خود کہہ رہا ہے کہ غیب کا علم اللہ کے سوا کسی اور کو نہیں ہے۔" [بخاری: ۷۳۸۰]

لہٰذا جو کوئی کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا فلاں امام یا کوئی بزرگ عالم الغیب تھے تو وہ جھوٹا و مکار اور فریبی ہے اور اشراک فی العلم کا مرتکب ہو رہا ہے۔

اللہ اپنے بندوں کے ساتھ جو کچھ معاملہ کرے گا دنیا میں یا قبر میں یا آخرت میں اس کی حقیقت کسی کو نہیں معلوم نہ کسی نبی کو اور نہ کسی ولی و بزرگ کو۔ اگر اللہ نے کچھ باتیں اپنے مقبول و مقرب بندوں کو بتلادی ہیں اچھا یا برا تو یہ مجمل اور عطائی ہے اس میں ان کا کوئی اختیار نہیں ہے اور از خود کوئی بات معلوم کر لینا ان کے بس کی بات نہیں ہے۔ جیسا کہ ام علاء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وَاللهِ لَا اَدْرِیْ وَانَا رسولُ اللهِ مَا يُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِكُمْ" ترجمہ: "اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ میرے اور تمھارے ساتھ کیا معاملہ ہو گا حالاں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔" [بخاری: ۷۰۸۱]

اس حدیث سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم الغیب ہونے کی نفی ہو رہی ہے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود اللہ کی قسم کھا کر کہہ رہے ہیں کہ مجھے اپنے اور تمھارے متعلق کچھ بھی نہیں معلوم ہے تو آپ کے عالم الغیب نہ ہونے کی اس سے بڑی دلیل کیا ہو گی۔ معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کے بتائے بغیر خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب کی کوئی بھی بات نہیں جانتے تھے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ کو بتایا صرف اسی کا علم تھا اور اللہ ہی کے بتلانے پر غیب کی کوئی بات آپ نے بتلائی ہے۔ جیسے معجزات، علامات قیامت، جنت کی بشارت اور اسی طرح کی دیگر باتیں وغیرہ، تو یہ علمِ غیب نہیں ہے کیوں کہ علمِ غیب وہ ہے جو بغیر کسی کے بتائے ہوئے معلوم ہو اور ایسا علمِ غیب سوائے اللہ کے اور کسی مخلوق کو نہیں ہے، اور نہ پہلے کبھی تھا اور نہ آئندہ کبھی کسی کو ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿قُل لَّآ أَقُولُ لَكُمْ عِندِى خَزَآئِنُ ٱللَّهِ وَلَآ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ وَلَآ أَقُولُ لَكُمْ إِنِّى مَلَكٌ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰٓ إِلَىَّ ۚ﴾

ترجمہ: ”آپ کہہ دیجیے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میں اللہ کے خزانے کا مالک ہوں، نہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر نازل کی جاتی ہے۔“ [الانعام:۵۰]

یاد رکھیں! علم کے معنیٰ یقین کے ہیں اس لیے اندازے اور ظن وگمان کی باتیں علمِ غیب نہیں ہیں۔ ہر ایمان والے کو چاہیے کہ وہ یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ کی ذات یکتا ویگانہ ہے اس کا کوئی شریک وساجھی نہیں ہے، وہ غائب وحاضر اور دور ونزدیک کی تمام چیزوں کا جاننے والا ہے اور جس طرح اللہ اپنی ذات میں یکتا ولاشریک ہے ویسے ہی اپنی صفات میں بھی منفرد ولاشریک ہے اور صرف وہی اکیلا عالم الغیب ہے۔

اشراک فی التصرف:

اللہ رب العالمین کی قدرت وتصرف جیسا اوروں کو بھی قدرت وتصرف والا ماننا اشراک فی التصرف کہلاتا ہے۔ اس کی کچھ صورتیں آئندہ صفحات میں پیش کی جارہی ہیں اس غرض سے کہ ہم اس سے دوری اختیار کریں:

(1) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

﴿قُلْ مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨٨﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ فَأَنَّىٰ تُسْحَرُونَ ﴿٨٩﴾﴾

ترجمہ: ”آپ کہہ دیجیے اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ کہ وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہی ہے؟ اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابل کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا۔ یہ ضرور کہیں گے کہ یہ اللہ ہی کے لیے ہے، کہو کہ پھر کہاں سے تم خبط میں پڑے ہو؟“ [المومنون:۸۸ و۸۹]

یعنی جس کسی سے کہو کہ ایسی شان کس کی ہے کہ ہر چیز اس کے قابو میں ہے، جو چاہے سو کر ڈالے کوئی اسے روکنے ٹوکنے والا نہ ہو، وہ جس کو حمایت دے دے کوئی اس پر ہاتھ نہ ڈال سکے اور اس کے مجرم کو کوئی پناہ نہ دے سکے، اس کے مقابل میں کسی کی حمایت نہ چل سکے تو ہر شخص یہی جواب دے گا کہ یہ اللہ ہی کی شان ہے تو پھر اس کے سوا دوسروں سے مرادیں مانگنا محض خبط ہے۔

یہ بات یاد رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے کافر بھی یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ اللہ کے برابر کوئی نہیں ہے لیکن وہ اپنے بتوں کو اللہ کے دربار میں اپنا حمایتی اور وکیل مان کر ان کی پوجا کرتے تھے اس لیے وہ کافر ہوئے۔ لہٰذا اب بھی جو کوئی مخلوق میں سے کسی کے لیے دنیا میں تصرف ثابت کرے اور انھیں اپنا وکیل و حمایتی سمجھ کر ان کی اتباع کرے ان کی باتوں کو مانے ان سے اپنی حاجت بر آری کے لیے فریادرسی کرے تو وہ بھی مشرک ہو جاتا ہے اگرچہ انھیں اللہ کے برابر نہ سمجھے۔

عام لوگ پیروں، پیغمبروں، اماموں، اور شہیدوں کی حمایت و سفارش پر بھروسہ کر کے اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں، اس کے احکام کی تعظیم نہیں کرتے یہ انتہا درجہ کی گمراہی ہے، سبھی پیروں کے پیر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات دن اللہ کی عبادت میں مصروف رہتے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

تھے اسی سے ڈرتے تھے اور اسی کی رحمت کا آسرا رکھتے تھے تو جب آپ کی عبادت کا یہ حال تھا تو ہمیں بھی اللہ کی عبادت کرنی چاہیے، اسی سے رحمت و مغفرت کی امید و آس لگانی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ إِنِّي لَآ أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا ﴿٢١﴾ قُلْ إِنِّي لَن يُجِيرَنِي مِنَ ٱللَّهِ أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِن دُونِهِۦ مُلْتَحَدًا ﴿٢٢﴾﴾

ترجمہ: ”آپ کہہ دیجیے کہ بے شک میں تمھارے لیے کسی نقصان اور فائدہ کا مالک نہیں ہوں، یہ کہہ دیجیے کہ مجھے اللہ کی گرفت سے کوئی نہیں بچا سکتا اور میں اللہ کے سوا کہیں اور پناہ کی جگہ نہیں پا سکتا۔“ [الجن:۲۱و۲۲]

مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو سنا دیں کہ میں ان کے نفع و نقصان کا مالک نہیں ہوں، تم لوگ میرے اوپر ایمان لائے اور میری امت میں داخل ہوئے تو تم اس پر مغرور ہو کر حد سے آگے نہ بڑھنا کہ ہمارا پایا مضبوط ہے اور ہمارا وکیل زبردست ہے ہم کو اللہ کے عذاب و عتاب سے بچا لے گا تو یہ بات نہایت غلط ہے کیوں کہ میں خود اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور اس کے سوا کہیں اور اپنا بچاؤ و جائے پناہ نہیں پاتا ہوں۔

(2) پیر و پیغمبر اور ولی و شہید عالَم میں تصرف سے عاجز ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ شَيْـًٔا وَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٧٣﴾﴾

ترجمہ: ”یہ اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو ان کے لیے آسمان و زمین سے کسی قسم کے روزی کے مالک نہیں ہیں اور نہ کسی قسم کی قدرت رکھتے ہیں۔“ [النحل:۷۳]

معلوم ہوا عوام میں جو یہ لوگ کہتے ہیں کہ انبیاء و اولیاء اور ائمہ و شہداء عالَم میں تصرف کرنے کی قدرت رکھتے ہیں، اللہ کے ادب سے دم نہیں مارتے اگر چاہیں تو عالَم کو الٹ پلٹ کر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رکھ دیں مگر شرع کی تعظیم کرتے ہوئے چپ بیٹھے ہیں، یہ سب کی سب باتیں غلط ہیں، نہ ان کو تصرف کرنے کی طاقت ہے اور نہ اس میں ان کا کوئی دخل ہے۔

اللہ جیسی عظیم ذات کے ہوتے ہوئے دوسرے عاجز لوگوں کو پکارنا جو کہ نفع و نقصان کے مالک نہیں ہیں محض حماقت اور بے وقوفی ہے اور ایسا کرنے والے ظالم و مشرک ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا تَدْعُ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۖ فَإِن فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ ٱلظَّـٰلِمِينَ ﴿١٠٦﴾﴾

ترجمہ: ''اللہ کو چھوڑ کر ایسوں کو نہ پکارو جو نہ تم کو نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان، اگر تم نے ایسا کیا تو تم بھی ظالموں (یعنی مشرکوں) میں سے ہو جاؤ گے۔'' [یونس:١٠٦]

مسئلۂ شفاعت:

شفاعت کے مسئلے کو لے کر اکثر و بیشتر لوگ گمراہی و شرک کا شکار ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا سفارشی سمجھ کر ہر وہ کام کر ناروا سمجھتے ہیں جو کہ عقیدۂ توحید کے سراسر خلاف ہے۔ لٰہذا ہم چاہتے ہیں کہ یہاں مسئلۂ شفاعت کی تشریح و وضاحت کر دی جائے۔

لغوی طور پر شفاعت ''شفع'' سے ماخوذ ہے اور ''وتر'' کی ضد ہے اور اس کے معنیٰ طاق کو جفت یعنی ایک کو دو اور تین کو چار بنا دینے کے ہیں۔

اصطلاح میں شفاعت کا مفہوم فائدہ حاصل کرنے یا مضرت و تکلیف کو دور کرنے کے لیے کسی دوسرے کو واسطہ بنالینے کے ہیں، یعنی شافع (سفارش کرنے والا)، مشفوع الیہ (جس سے سفارش کی گئی ہو) اور مشفوع لہ (جس کے لیے سفارش کی گئی ہو) کے درمیان مشفوع لہ کی جلب منفعت یا اس کی دفع مضرت کے لیے واسطہ ہوتا ہے۔ گویا دوسرے کے لیے بھلائی کا سوال کرنے اور سفارش کو شفاعت کہتے ہیں۔ شفاعت کی مندرجہ ذیل دو قسمیں ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پہلی قسم: صحیح اور ثابت شدہ شفاعت:

اس سے مراد وہ شفاعت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت میں ثابت فرمایا ہے۔ یہ شفاعت اہل توحید و اخلاص ہی کو نصیب ہو گی۔ کیوں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگوں میں آپ کی شفاعت کی سب سے زیادہ سعادت حاصل کرنے والا کون ہو گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصاً مِنْ قَلْبِهِ'' ترجمہ: ''جس شخص نے اپنے دل کے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہا۔'' [بخاری: ۹۹]

اس شفاعت کے لیے حسب ذیل تین شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے:

1. اللہ تعالیٰ شافع یعنی سفارش کرنے والے سے راضی ہو۔
2. اللہ تعالیٰ مشفوع لہ یعنی جس کے لیے سفارش کی جارہی ہے اس سے راضی ہو۔
3. اللہ تعالیٰ نے شافع کو شفاعت کی اجازت فرما دی ہو۔

ان شرائط کا ذکر اجمال کے ساتھ حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ میں ہے:

﴿وَكَم مِّن مَّلَكٍ فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ لَا تُغْنِي شَفَٰعَتُهُمْ شَيْـًٔا إِلَّا مِنۢ بَعْدِ أَن يَأْذَنَ ٱللَّهُ لِمَن يَشَآءُ وَيَرْضَىٰٓ ﴿٢٦﴾﴾

ترجمہ: ''اور آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں جن کی سفارش کچھ بھی فائدہ نہیں دیتی مگر بعد ازاں کہ اللہ جس کے لیے چاہے اجازت بخشے اور (سفارش) پسند کرے۔'' [النجم:۲۶]

اور درج ذیل آیات میں انھیں مفصل بیان کا گیا ہے:

﴿مَن ذَا ٱلَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ﴾ ترجمہ: ''کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر (کسی کی) سفارش کر سکے۔'' [البقرۃ:۲۵۵]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ ٱلشَّفَٰعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ ٱلرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُۥ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾﴾ ترجمہ: ''اس روز (کسی کی) سفارش کچھ فائدہ نہ دے گی مگر اس شخص کی جسے اللہ اجازت دے گا اور اس کی بات کو پسند فرمائے گا۔'' [طٰہٰ:١٠٩]

﴿وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ٱرْتَضَىٰ وَهُم مِّنْ خَشْيَتِهِۦ مُشْفِقُونَ ﴿٢٨﴾﴾

ترجمہ: ''اور وہ (اس کے پاس کسی کی) سفارش نہیں کرسکتے مگر اس شخص کی جس سے اللہ خوش ہو۔'' [الانبیاء:٢٨]

بہر حال شفاعت کے لیے ان تین شرائط کا پایا جانا ضروری ہے اور پھر علمائے کرام نے یہ بھی ذکر فرمایا ہے کہ قرآن و حدیث سے ثابت شدہ شفاعت کی درج ذیل دو قسمیں ہیں:

(1) **شفاعتِ عامّہ:** اس کے معنٰی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں میں سے جن کو چاہے گا اور جن کے لیے چاہے گا شفاعت کی اجازت عطا فرما دے گا۔ یہ شفاعت نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، دیگر انبیائے کرام، صدیقین، شہداء اور صالحین کے لیے ثابت ہے اور یہ جہنم میں جانے والے مومن گناہ گاروں کے لیے شفاعت کریں گے کہ انھیں جہنم سے نکال دیا جائے۔

(2) **شفاعتِ خاصّہ:** اس سے مراد وہ شفاعت ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہو گی۔ اور قیامت کے دن آپ کی طرف سے جو شفاعت ہو گی وہ شفاعتِ عظمٰی ہے۔ اور یہ اس وقت ہو گی جب لوگوں کو ناقابلِ برداشت غم اور تکلیف ہو گی اور وہ کسی ایسی شخصیت کے تلاش میں ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کی سفارش کرے تاکہ انھیں حشر کے دنوں کی تکلیفوں اور مصیبتوں سے نجات ملے۔ اس مقصد کے لیے وہ حضرت آدم، پھر نوح، پھر ابراہیم، پھر موسیٰ اور پھر عیسیٰ علیہم السلام کے پاس جائیں گے، مگر یہ تمام انبیائے کرام شفاعت سے انکار فرما دیں گے حتیٰ کہ یہ سب لوگ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر شفاعت کے لیے عرض کریں گے، تو آپ اللہ تعالیٰ کے پاس شفاعت فرمائیں گے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ اپنے بندوں کو اس دن کی حشر سامانیوں سے نجات عطا فرمادے۔ تب اللہ تعالیٰ آپ کی دعا اور آپ کی شفاعت کو شرفِ قبولیت سے سرفراز فرمادے گا اور یہی وہ مقامِ محمود ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے آپ سے درج ذیل آیتِ کریمہ میں وعدہ فرمایا ہے:

﴿وَمِنَ ٱلَّيۡلِ فَتَهَجَّدۡ بِهِۦ نَافِلَةٗ لَّكَ عَسَىٰٓ أَن يَبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامٗا مَّحۡمُودٗا﴾

ترجمہ: ”اور بعض حصۂ شب میں بھی آپ اس (قرآن) کے ساتھ تہجد کی نماز پڑھا کریں یہ (شب خیزی) تمھارے لیے زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے، قریب ہے کہ اللہ آپ کو مقامِ محمود میں کھڑا کرے گا۔“ [الإسراء:۷۹]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو شفاعتِ خاصہ حاصل ہوگی، اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ آپ اہل جنت کی جنت میں داخل ہونے کے لیے شفاعت فرمائیں گے۔ اہل جنت جب پل صراط عبور کریں گے تو انھیں جنت اور جہنم کے درمیان ایک پل پر کھڑا کر دیا جائے گا اور ان سب کے دلوں کو ایک دوسرے کے بارے میں منفی جذبات سے بالکل پاک صاف کر دیا جائے گا، پھر انھیں جنت میں داخلے کی اجازت ملے گی اور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے جنت کے دروازوں کو کھولا جائے گا۔

دوسری قسم: شفاعتِ باطلہ ہے:

جو کسی کے کچھ کام نہ آئے گی۔ اس سے مراد مشرکین اور گمراہ بدعتی مسلمانوں کی مزعومہ شفاعت ہے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے معبودانِ باطلہ یا ان کے پیر و ولی اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کی شفاعت کریں گے۔ یہ شفاعت ان کے کچھ کام نہ آئے گی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَا تَنفَعُهُمۡ شَفَٰعَةُ ٱلشَّٰفِعِينَ ۝٤٨﴾

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ”تو (اس حال میں) سفارش کرنے والوں کی سفارش ان کے حق میں کچھ فائدہ نہ دے گی۔“ [المدثر:۴۸]

کیوں کہ اللہ تعالیٰ ان مشرکین کے شرک سے خوش نہیں ہے اور نہ یہ ممکن ہے کہ وہ مشرکین کے لیے شفاعت کی کسی کو اجازت دے، کیوں کہ وہ تو اپنے پسندیدہ بندوں کے لیے شفاعت کی اجازت عطا فرمائے گا اور وہ اپنے بندوں کے لیے کفر اور فساد کو پسند نہیں فرماتا، لہٰذا مشرکین کا اپنے معبودوں سے یہ تعلق قائم کرنا کہ:

﴿هَٰٓؤُلَآءِ شُفَعَٰٓؤُنَا عِندَ ٱللَّهِۚ﴾ ترجمہ: ”یہ اللہ کے پاس ہماری سفارش کرنے والے ہیں۔“ [یونس:۱۸]

یہ ایک باطل اور غیر نفع بخش تعلق ہے۔ یہ تعلق انھیں اللہ تعالیٰ سے اور بھی دور کردے گا کیوں کہ مشرکین بتوں کی عبادت کے لیے باطل وسیلے کے ذریعے سے اپنے بتوں سے شفاعت کی امید رکھتے ہیں اور یہ ان کی بے وقوفی ہے کہ تقرب الٰہی کے حصول کے لیے ایک ایسا وسیلہ اختیار کرتے ہیں جو انھیں اللہ تعالیٰ سے مزید دور کردے گا۔ (ماخوذ از: فتاویٰ ارکانِ ایمان، تالیف: محمد بن صالح العثیمین، اردو ترجمہ: محمد خالد سیف، ص:۱۱۰ تا ۱۱۳)

چناں چہ نبیوں، ولیوں، بزرگوں اور شہیدوں کو شفاعت کنندہ سمجھ کر انھیں پکارنا، ان سے فریاد رسی کرنا، ان کے لیے ذبیحہ اور نذر و نیاز پیش کرنا اس خیال سے کہ وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے قریب کردیں گے اور اللہ کے حضور ہماری سفارش کریں گے اشراک فی التصرف ہے۔

اللہ تعالیٰ تو ہمارے بہت قریب ہے اور ہماری ہر پکار و دعا کو سننے کے لیے تیار ہے۔ بس ضرورت ہے اسے پکارنے کی، اس سے دعائیں کرنے کی، اپنی حاجتوں اور ضرورتوں کو اس کے سامنے پیش کرنے کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

﴿وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ ٱلْوَرِيدِ﴾ ترجمہ: ''اور ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔'' [قٓ:١٦]

دوسری جگہ فرمایا:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ٱدْعُونِىٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِى سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾

ترجمہ: ''اور تمھارے رب نے فرمایا: مجھے پکارو میں تمھاری دعائیں قبول کروں گا، بے شک جو لوگ گھمنڈ میں آکر میری عبادت سے منہ پھیرتے ہیں عنقریب وہ ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔'' [المومن:٦٠]

③ اسی طرح پیروں اور پیغمبروں کو اپنا حمایتی سمجھنا اور ان سے فریاد کرنا بھی اشراک فی التصرف ہے۔ جیسا کہ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''يَا غُلَامُ احفظِ اللّٰهَ يَحفظْكَ، احفظِ اللّٰهَ تَجِدْه تُجاهك وَإذا سألتَ فاسئلِ اللّٰه وَإذا اسْتَعَنْتَ فاستعنْ باللّٰهِ'' ترجمہ: ''اے بیٹے! اللہ کو یاد رکھو اللہ تمھیں یاد رکھے گا، اللہ کو یاد رکھو تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے، اور جب تم مانگو تو اللہ ہی سے مانگو، اور جب تم مدد چاہو تو اللہ ہی سے مدد مانگو۔'' [ترمذی: ٢٥١٦]

مذکورہ بالا فرمانِ نبوی میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ اپنی ہر مراد اللہ تعالیٰ ہی سے مانگنا چاہیے اور مصیبتوں میں اسی سے مدد مانگنی چاہیے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگنا اشراک فی التصرف ہے۔ بعض جاہل مسلمان کہہ دیتے ہیں کہ اولیاء اللہ کو تقدیر بدل ڈالنے کا اختیار ہے، جس کی تقدیر میں اولاد نہیں لکھی ہے وہ اسے اولاد دے سکتے ہیں اور جن کی عمریں پوری ہو چکی ہیں وہ ان کی عمر کو بڑھا سکتے ہیں، حالاں کہ یہ انتہائی احمقانہ بات ہے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور ایسا عقیدہ رکھنا اشراک فی التصرف ہے۔ اولیاء اللہ میں سے جو زندہ ہیں وہ صرف دعا کر سکتے ہیں اور قبول کرنا اللہ کا کام ہے۔

ضعیف العقیدہ مسلمان اور کافر و مشرک کا فکر و خیال منتشر و پراگندہ ہوتا اور موحد و مومن مسلمان کا فکر و خیال اٹل اور مضبوط ہوتا ہے۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ الْمَعَادِ، كَفَاهُ اللهُ هَمَّ دُنْيَاهُ، وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ فِي أَحْوَالِ الدُّنْيَا، لَمْ يُبَالِ اللَّهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَتِهِ هَلَكَ“

ترجمہ: ”جس نے اپنے سارے غموں کو آخرت کا غم بنالیا تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کے غم کے لیے کافی ہے، اور جو دنیاوی معاملات کے غموں اور پریشانیوں میں الجھا رہا، تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پروا نہیں کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہوا۔“ [ابن ماجۃ: ۴۱۰۶]

انسان کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی ہے تو وہ ہر جانب اپنا خیال دوڑانے لگتا ہے، اسی شش و پنج میں کوئی امام کے پاس جاتا ہے کوئی پیر کی طرف بھاگتا ہے کوئی کسی نجومی کی طرف دوڑ لگاتا ہے اور کوئی رمّال سے فال نکلواتا ہے اور پھر اللہ کا در چھوڑ کر تمام دروں پر اپنی جبین نیاز کو خم کرتا ہے، نتیجۃً اللہ بھی اس سے اپنی نگاہ پھیر لیتا ہے جس سے وہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے اور قبروں میں مدفون مردوں کے نام نذر و نیاز چڑھا کر اشراک فی التصرف کا مرتکب ہو جاتا ہے۔

مگر اس کے بالمقابل اللہ کا نیک و صالح بندہ مصیبتوں میں صبر سے کام لیتا ہے اللہ سے لو لگاتا ہے، اسی کو اپنا ملجا و ماویٰ مانتا ہے اور اسی سے مدد کا خواہاں ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو دنیاوی بادشاہوں پر قیاس نہ کریں بلکہ اپنی ساری حاجتیں براہِ راست اللہ رب العالمین سے مانگیں، وہ کسی بھی واسطہ کا محتاج نہیں ہے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

''لِيسأَلْ أَحدُكُمْ رَبَّه حَاجتَهُ كُلَّها حَتَّى يَسأَلَ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذا انقطعَ'' ترجمہ: ''تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی سب حاجتیں اپنے رب ہی سے مانگے یہاں تک کہ جب اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اسے بھی اللہ ہی سے مانگے۔'' [ترمذی: ۳۶۰۴]

معلوم ہوا چھوٹی بڑی ہر چیز اللہ ہی سے مانگنی چاہیے کیوں کہ اس کے سوا کوئی بھی عطا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ لہٰذا جو کوئی دنیاوی بادشاہوں کی طرح اللہ کو سمجھ کر کچھ اللہ سے اور کچھ غیر اللہ سے مانگے تو یہ اشراک فی التصرف ہے۔

یہاں یہ بات یاد رکھیں کہ مخلوقات میں سے کسی سے استعانت و مدد مانگنا کہ جس پر وہ قادر ہوں تو یہ جائز و مشروع ہے بشرطیکہ وہ استعانت خیر کے لیے ہو، اور اگر یہ استعانت شر کے لیے ہو تو حرام و ناجائز ہے۔ جیسا کہ اللہ رب العالمین کا فرمان ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوا۟ عَلَى ٱلْبِرِّ وَٱلتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا۟ عَلَى ٱلْإِثْمِ وَٱلْعُدْوَٰنِ ۚ﴾ ترجمہ: ''نیکی اور پرہیز گاری میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ و ظلم و زیادتی میں مدد نہ کرو۔'' [المائدہ:۲]

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وَاللّٰهُ فِيْ عَونِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَونِ أَخِيهِ'' ترجمہ: ''جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے۔'' [صحیح مسلم: ۲۶۹۹]

نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام رشتہ داروں سے کھول کھول کر کہہ دیا تھا کہ میں قیامت کے دن آپ لوگوں کے کچھ بھی کام نہ آپاؤں گا، خود سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بھی کہہ دیا تھا کہ میں قیامت کے دن ذرا بھی تمھارے کام نہ آپاؤں گا، مجھ سے اپنی رشتہ داری پر بھروسہ مت کرنا عمل کے بغیر کسی کی نجات نہیں ہوگی۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

’’قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ﴾ (الشعراء: 214) قَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا، اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ، لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ، لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي، لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا‘‘

ترجمہ: جب اللہ عزوجل کا یہ فرمان نازل ہوا: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ﴾ ’’اور اپنے نزدیکی رشتہ والوں کو اللہ کے عذاب سے ڈراؤ‘‘ تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے قریش کے لوگو! یا ایسا ہی کوئی اور کلمہ فرمایا، تم لوگ اپنی اپنی جانوں کو (نیک اعمال کے بدلے میں) مول لے لو یعنی اپنی جانوں کو بچالو! میں اللہ کے سامنے تمھارے کچھ کام نہیں آوں گا۔ اے عبد مناف کے بیٹو! میں اللہ کے سامنے تمھارے کچھ کام نہیں آوں گا۔ اے عباس بن عبد المطلب! میں اللہ کے سامنے تمھارے کچھ کام نہیں آوں گا ۔اے میری پھوپھی صفیہ! میں اللہ کے سامنے تمھارے کچھ کام نہیں آوں گا۔ اور اے فاطمہ بنت محمد تو چاہے میرا مال مانگ لے لیکن اللہ کے سامنے تیرے کچھ کام نہیں آوں گا۔ [بخاری: ۲۷۵۳، مسلم: ۲۰۶]

مذکورہ بالا حدیثِ نبوی سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن رشتہ داری، قرابت داری کچھ بھی کام نہ آئے گی بلکہ وہاں صرف نیک عمل کام آئے گا۔ چناں چہ جو لوگ نبی و پیغمبر، ولی، اور پیر سے محبت کے دعویدار ہیں وہ مغرور نہ ہوں بلکہ عمل کرتے رہیں۔ اور اگر کوئی کسی نبی، رسول، ولی، پیر، فقیر اور شہید وغیرہ کو اس طرح سے پکارے کہ وہ مجھے جہنم کی آگ سے نجات دلا دیں گے تو یہ شرک ہے، اور اشراک فی التصرف میں داخل ہے کیوں کہ حدیث بتلارہی ہے کہ نجات کا دارو مدار صرف اور صرف نیک اعمال پر موقوف ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اشراک فی العبادات:

عبادت کے کاموں میں غیر اللہ کے شریک کرنے کو اشراک فی العبادت کہتے ہیں۔ یعنی ان کاموں کو جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی تعظیم کے واسطے اپنے بندوں کو بتلایا ہے انھیں کسی نبی، رسول، ولی، پیر، فقیر یا شہید کے لیے کیا جائے تو یہی اشراک فی العبادت ہے۔ اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے:

﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِۦٓ إِنِّى لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢٥﴾ أَن لَّا تَعْبُدُوٓا۟ إِلَّا ٱللَّهَ ۖ إِنِّىٓ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿٢٦﴾﴾

ترجمہ: ”اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ وہ اعلان کر دیں میں کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں، اس بات کے لیے کہ صرف اللہ ہی کی عبادت کرو میں تمھارے بارے میں دردناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔“ [ھود:٢٦،٢٥]

آیت کریمہ اس مفہوم میں واضح ہے کہ صرف اور صرف اللہ کی عبادت کی جائے، یہی نوح علیہ السلام اور دیگر انبیاء کی دعوت تھی۔ لہٰذا کسی اور کے لیے عبادت کی جائے یا اللہ جیسی تعظیم کسی اور کی، کی جائے تو یہ اشراک فی العبادت ہے۔

ہر قسم کا سجدہ صرف اور صرف اللہ کے لیے ہونی چاہیے وہی اس کا مستحق ہے، کسی اور کے لیے سجدہ ہرگز ہرگز مناسب اور روا نہیں ہے۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿لَا تَسْجُدُوا۟ لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَٱسْجُدُوا۟ لِلَّهِ ٱلَّذِى خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ﴾

ترجمہ: ”سورج کے لیے سجدہ نہ کرو اور نہ چاند کے لیے سجدہ کرو، بلکہ اللہ کے لیے سجدہ کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے اگر تم اس کی عبادت کرنا چاہتے ہو۔“ [حٰمٓ السجدۃ:٣٧]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا جو کوئی صاحبِ مزار ولی شہید پیر فقیر کو اپنی حاجت براری یا کسی اور حاجت سے سجدہ کرتا ہے تو وہ اشراک فی العبادت کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور اس طرح کی ساری چیزیں افراط و غلو کی وجہ سے کی جاتی ہیں جب کہ اللہ کے نیک بندوں کے بارے میں غلو کرنا اور انھیں حد سے بڑھانا گمراہ کن عقیدہ ہے۔ اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے:

﴿وَأَنَّ ٱلْمَسَٰجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا۟ مَعَ ٱللَّهِ أَحَدًا ﴿١٨﴾ وَأَنَّهُۥ لَمَّا قَامَ عَبْدُ ٱللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا۟ يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿١٩﴾ قُلْ إِنَّمَآ أَدْعُوا۟ رَبِّى وَلَآ أُشْرِكُ بِهِۦٓ أَحَدًا ﴿٢٠﴾﴾

ترجمہ: ”بے شک مسجدیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو، اور جب اللہ کا بندہ کھڑا ہوتا ہے کہ اللہ کو پکارے تو قریب ہے کہ لوگ اس کے اردگرد ہجوم کر دیں۔ کہہ دو میں تو اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں سمجھتا۔“ [الجن:١٨تا٢٠]

مطلب یہ کہ جب کوئی اللہ کا بندہ اللہ کی بندگی کرتا ہے اور اس سے دعا کرتا ہے تو بے وقوف اور جاہل لوگ اللہ کے اس بندے کو بڑا بزرگ سمجھ کر کچھ سے کچھ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ یہ جس کو چاہیں دے دیں، جس سے چاہیں چھین لیں، یہی امید کر کے اس کے اردگرد اکٹھا ہوتے ہیں اور اس سے نفع و نقصان کی توقع رکھتے ہیں، جب کہ کسی بھی اللہ والے بزرگ کے ساتھ ایسا عقیدہ رکھنا کھلا ہوا شرک ہے۔ لہٰذا اس سے احتراز ضروری ہے۔

ارکان و اعمالِ حج انتہائی تعظیم کے کام ہیں جو کہ بیت اللہ شریف یعنی خانہ کعبہ کے ساتھ مخصوص ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی تعظیم کے واسطے بعض جگہوں کو مقرر کیا ہے۔ جیسے بیت اللہ شریف، میدانِ عرفات، منیٰ، مزدلفہ، صفا و مروہ، مقامِ ابراہیم اور پورا حدودِ حرم وغیرہ۔ اللہ نے لوگوں کے دلوں میں وہاں جانے کا شوق ڈال دیا ہے، لوگ وہاں سواری سے اور پیدل چل

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کر کے دور دور سے آتے ہیں، سفر کی تکالیف اٹھاتے اور برداشت کرتے ہیں، میلے کچیلے حالت میں پہنچتے ہیں، جانور ذبح کرتے ہیں، طوافِ کعبہ سے لطف اندوز ہوتے ہیں، حجرِ اسود کو بوسہ دیتے ہیں، اپنی منتوں کو پورا کرتے ہیں، دن ورات اللہ سے دعا و مناجات میں مشغول رہتے ہیں۔ غرض کہ اللہ رب العالمین کی تعظیم کے لیے اسی طرح کے کام کرتے ہیں، اور اللہ بھی ان کاموں سے راضی وخوش ہوتا ہے اور ایسے لوگوں کو دین و دنیا کی سعادتوں سے بہرہ ور کرتا ہے۔ اللہ رب العالمین نے فرمایا:

﴿وَأَذِّن فِي ٱلنَّاسِ بِٱلۡحَجِّ يَأۡتُوكَ رِجَالٗا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٖ يَأۡتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٖ ٢٧ لِّيَشۡهَدُواْ مَنَٰفِعَ لَهُمۡ وَيَذۡكُرُواْ ٱسۡمَ ٱللَّهِ فِيٓ أَيَّامٖ مَّعۡلُومَٰتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّنۢ بَهِيمَةِ ٱلۡأَنۡعَٰمِۖ فَكُلُواْ مِنۡهَا وَأَطۡعِمُواْ ٱلۡبَآئِسَ ٱلۡفَقِيرَ ٢٨﴾

ترجمہ: ”اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دیجیے! کہ وہ آپ کے پاس دور دراز مقام سے پیدل چل کر اور اونٹوں پر سوار ہو کر آئیں گے۔ تا کہ وہ اپنے فائدہ کی جگہوں پر حاضر ہو جائیں، اور مقرر دنوں میں ان جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو چوپایوں میں سے اللہ نے انھیں عطا کیا ہے، تو خود بھی ان میں سے کھائیں اور بدحال محتاجوں کو بھی کھلائیں۔ پھر اپنا میل کچیل اتاریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اس قدیم گھر کا طواف کریں۔“ [الحج:۲۷تا۲۸]

حج کے منجملہ سبھی اعمال وارکان کو بیت اللہ شریف کے سوا کہیں اور کرنا جائز ومباح نہیں ہے۔ چناں چہ کسی قبر یا تھان کا قصد کر کے دور دراز سے رختِ سفر باندھ کر وہاں پہنچنا، وہاں جانور ذبح کرنا، منتیں ماننا، نذر و نیاز چڑھانا، قبروں کا طواف کرنا اور وہاں کے گرد وپیش کی عظمت و تعظیم کرنا وغیرہ شرکیہ اعمال میں سے ہیں۔ اور ایسا کرنے والے لوگ اشراک فی العبادت کے مرتکب ہوتے ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح بزرگوں کے نام پر جانور چھوڑنا اور ان بزرگوں کے احترام میں ان جانوروں کو ان کے نام منسوب کرنا اور اس کا نذر چڑھانا سب حرام اور شرکیہ عمل ہے۔ اس سلسلے میں اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ ٱلْمَيْتَةَ وَٱلدَّمَ وَلَحْمَ ٱلْخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ بِهِۦ لِغَيْرِ ٱللَّهِ ۖ﴾

ترجمہ: ”بے شک تم پر مردار اور (بہا ہوا) خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو حرام ہے“۔[البقرۃ:۱۷۳]

ایک دوسری جگہ فرمایا:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ ٱلْمَيْتَةُ وَٱلدَّمُ وَلَحْمُ ٱلْخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ ٱللَّهِ بِهِۦ وَٱلْمُنْخَنِقَةُ وَٱلْمَوْقُوذَةُ وَٱلْمُتَرَدِّيَةُ وَٱلنَّطِيحَةُ وَمَآ أَكَلَ ٱلسَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى ٱلنُّصُبِ وَأَن تَسْتَقْسِمُوا۟ بِٱلْأَزْلَـٰمِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ﴾

ترجمہ: ”تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو، اور وہ جانور جو گلا گھٹ کر یا چوٹ کھا کر یا بلندی سے گر کر یا ٹکر کھا کر مرا ہو، یا کسی درندے نے پھاڑ کھایا ہو سوائے اس کے جسے تم نے زندہ پا کر ذبح کر لیا ہو، اور وہ جو آستانوں پر ذبح کیا گیا ہو، نیز یہ بھی تمھارے لیے ناجائز ہے کہ پانسوں کے ذریعہ اپنی قسمت معلوم کرو، یہ سب کام فسق ہیں۔“ [المائدۃ:۳]

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿قُل لَّآ أَجِدُ فِي مَآ أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُۥٓ إِلَّآ أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُۥ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ ٱللَّهِ بِهِۦ ۚ﴾

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ”آپ کہہ دیجیے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ان میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لیے جو اس کو کھائے، مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا کہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو، کیوں کہ وہ بالکل ناپاک ہے یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا گیا ہو۔“ [الانعام:۱۴۵]

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ ٱلْمَيْتَةَ وَٱلدَّمَ وَلَحْمَ ٱلْخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ ٱللَّهِ بِهِۦ﴾

ترجمہ: ”اللہ نے تم پر جو کچھ حرام کیا ہے وہ ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔“ [النحل:۱۱۵]

اور حدیث میں ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مَلْعونٌ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ“ ترجمہ: ”ملعون ہے وہ شخص جس نے غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا۔“ [صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ: ۵۸۹۱]

نیز سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوىٰ مُحْدِثًا، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ اللّٰهِ“

ترجمہ: ”جو شخص اپنے والد پر لعنت کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے اور جو شخص غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے اور جو شخص کسی بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ کی لعنت ہے اور جس شخص نے زمین کی حدبندی کا نشان بدلا اس پر اللہ لعنت کرے۔“ [صحیح مسلم: ۱۹۷۸]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا دلائل سے معلوم ہوا کہ جو جانور غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا جائے وہ حرام اور ناپاک ہے۔ جس طرح مردار خون اور سور کا گوشت ناپاک و حرام ہے ایسا ہی وہ جانور بھی ناپاک و حرام ہے جو اللہ کے سوا کسی غیر اللہ کے نام ٹھہرایا گیا ہو۔ اور آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ جو جانور کسی مخلوق کے نام ٹھہرایا جائے وہ جانور حرام اور ناپاک ہے، آیت میں صرف یہی نہیں ہے کہ اس جانور کو ذبح کرتے وقت کسی مخلوق کا نام لیا جائے تبھی حرام اور ناپاک ہے بلکہ صرف اتنا کہہ دینا کہ یہ فلاں پیر کے نام پر ٹھہرایا گیا ہے اور یہ مشہور کر دیا گیا تو اتنے سے وہ جانور حرام اور ناپاک ہو گیا، پھر جو مرغی، اونٹ، بکرا کسی فقیر پیر نبی ولی شہید کے نام ٹھہرا دیا جائے یہ سب حرام اور ناپاک ہو جاتا ہے، اور چونکہ یہ عبادت کی ایک قسم ہے اس لیے ایسا کرنے والا اشراک فی العبادت کا مرتکب ہوتا ہے۔ تفسیر عزیزی کے حوالہ سے حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ:

''اَجمعَ العُلَماءُ لَوْ اَنَّ مُسْلِماً ذَبَحَ ذَبيحَةً، يُرِيْدُ بِذَبْحِهَا التَّقَرُّبَ إِلَى اللهِ، صَارَ مُرْتَدًّا وَذَبيحَةُ مُرْتَدٍ'' علما کا اس بات پر اجماع ہے کہ اگر کسی مسلمان نے کوئی جانور غیر اللہ کا تقرب حاصل کرنے کی نیت سے ذبح کیا تو وہ مرتد ہو جائے گا اور اس کا ذبیحہ ایک مرتد کا ذبیحہ ہو گا۔ [تفسیر احسن البیان ص:۶۹ طبع مجمع الملک فہد]

جو جانور غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا جائے اس کی مختلف صورتیں ہیں:

ایک صورت یہ ہے کہ غیر اللہ کے تقرب اور اس کی خوشنودی کے لیے اسے ذبح کیا جائے اور ذبح کرتے وقت نام بھی اسی بت یا بزرگ کا لیا جائے، بزعم خویش جس کو راضی کرنا مقصود ہے۔

دوسری صورت یہ کہ مقصود تو غیر اللہ کا تقرب ہی ہو لیکن ذبح اللہ کے نام پر ہی کیا جائے جس طرح کہ قبر پرستوں میں یہ سلسلہ عام ہے، وہ جانوروں کو بزرگوں کے لیے نامزد تو کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، مثلاً: یہ بکرا فلاں پیر کا ہے، یہ گائے فلاں پیر کی ہے، یہ جانور گیارھویں کے لیے یعنی شیخ عبدالقادر جیلانی کے لیے ہے، وغیرہ وغیرہ۔ اور ان کو وہ بسم اللہ پڑھ کر ہی ذبح کرتے ہیں۔ اس لیے وہ کہتے ہیں کہ پہلی صورت تو یقیناً حرام ہے لیکن یہ دوسری صورت حرام نہیں، بلکہ جائز ہے کیوں کہ غیر اللہ کے نام پر ذبح نہیں کیا گیا ہے اور یوں شرک کا راستہ کھول دیا گیا ہے۔ حالاں کہ فقہا نے اس دوسری صورت کو بھی حرام قرار دیا ہے۔ اس لیے کہ یہ بھی ﴿وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ ٱللَّهِ﴾ میں داخل ہے۔ چناں چہ حاشیہ بیضاوی میں ہے:

"ہر وہ جانور جس پر غیر اللہ کا نام پکارا جائے حرام ہے، اگرچہ ذبح کے وقت اس پر اللہ کا نام لیا جائے، اس لیے کہ علما کا اتفاق ہے کہ کوئی مسلمان اگر غیر اللہ کا تقرب حاصل کرنے کی غرض سے جانور ذبح کرے گا تو وہ مرتد ہو جائے گا اور اس کا ذبیحہ مرتد کا ذبیحہ ہو گا۔" [حاشیہ تفسیر بیضاوی بحوالہ تفسیر احسن البیان]

اور فقہ حنفی کی مشہور کتاب در مختار میں ہے:

"کسی حاکم اور کسی طرح کسی بڑے کی آمد پر (حسن خلق یا شرعی ضیافت کی نیت سے نہیں بلکہ اس کی رضامندی اور اس کی تعظیم کے طور پر) جانور ذبح کیا جائے تو وہ حرام ہو گا۔ اس لیے کہ وہ ﴿وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ ٱللَّهِ﴾ میں داخل ہے اگرچہ اس پر اللہ ہی کا نام لیا گیا ہو اور علامہ شامی نے اس کی تائید کی ہے۔" (کتاب الذبائح، طبع قدیم ۱۲۷۷ھ ص:۲۷۷، فتاویٰ شامی ج:۵ ص:۲۰۳، طبع میمنہ مصر)

علاوہ ازیں یہ دوسری صورت ﴿وَمَا ذُبِحَ عَلَى ٱلنُّصُبِ﴾ (جو بتوں کے پاس یا تھانوں پر ذبح کیے جائیں) میں داخل ہے۔

اور احادیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آستانوں، درباروں اور تھانوں پر ذبح کیے گئے جانور حرام ہیں، اس لیے کہ وہاں ذبح کرنے کا یا وہاں لے جا کر تقسیم کرنے کا مقصد تقرب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لغیر اللہ (اللہ کے سوا دوسروں کی رضا اور تقرب حاصل کرنا) ہی ہوتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے:

"ایک شخص نے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں نے نذر مانی ہے کہ میں "بوانہ" جگہ میں اونٹ ذبح کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا وہاں زمانۂ جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت تھا جس کی پرستش کی جاتی تھی؟ لوگوں نے بتلایا نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ وہاں ان کے عیدوں میں سے کوئی عید تو نہیں منائی جاتی تھی؟ لوگوں نے اس کی بھی نفی کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سائل کو نذر پوری کرنے کا حکم دیا"۔ [ابوداؤد: ۳۳۱۳]

اس سے معلوم ہوا کہ بتوں کے ہٹائے جانے کے بعد بھی غیر آباد آستانوں پر جاکر جانور ذبح کرنا جائز نہیں ہے چہ جائیکہ ان آستانوں اور درباروں پر جاکر جانور ذبح کیے جائیں جو پرستش اور نذر و نیاز کے لیے مرجع عوام ہیں۔ اعاذنا اللہ منہ۔ [یہ ساری باتیں، تفسیر احسن البیان ص: ۲۶۰ و ۲۶۱ سے ماخوذ ہیں۔]

ایک مومن کو اللہ کا حکم ماننا چاہیے اسی کی پیروی کرنی چاہیے اور اس کے بالمقابل کسی اور کے حکم کو ہرگز ہرگز نہیں ماننا چاہیے اور نہ اللہ کے حکم سے اس کا مقابلہ ہی کرنا چاہیے۔ نیز جو شخص اللہ کے مقابلہ میں درویشوں پیروں اور فقیروں کی باتوں اور رسم و رواج کو مانتا ہے وہ بھی اشراک فی العبادت کا ارتکاب کرتا ہے۔ جو شخص کسی امام یا مجتہد یا غوث یا قطب یا باپ دادا کی باتوں کو اللہ تعالیٰ کی باتوں پر مقدم کرتا ہے وہ اشراک فی العبادت کا مرتکب ہوتا ہے۔

اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے:

﴿وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْكَـٰفِرُونَ ﴿٤٤﴾﴾

ترجمہ: "اور جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ کافر ہیں۔"

[المائدۃ: ۴۴]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور فرمایا:

﴿وَأَنِ ٱحۡكُم بَيۡنَهُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ وَلَا تَتَّبِعۡ أَهۡوَآءَهُمۡ وَٱحۡذَرۡهُمۡ أَن يَفۡتِنُوكَ عَنۢ بَعۡضِ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ إِلَيۡكَۖ﴾

ترجمہ: ”آپ اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق ہی ان کے معاملات کا فیصلہ کیجیے، ان کے خواہشوں کی تابع داری نہ کیجیے اور ان سے ہوشیار رہیے کہ کہیں یہ اللہ کے اتارے ہوئے کسی حکم سے ادھر ادھر نہ کریں۔“ [المائدۃ:۴۹]

اور فرمایا:

﴿ٱتَّبِعُواْ مَآ أُنزِلَ إِلَيۡكُم مِّن رَّبِّكُمۡ وَلَا تَتَّبِعُواْ مِن دُونِهِۦٓ أَوۡلِيَآءَۗ قَلِيلٗا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝٣﴾

ترجمہ: ”لوگو! جو کچھ تمھارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو اور اپنے رب کو چھوڑ کر دوسرے سرپرستوں کی پیروی نہ کرو مگر تم لوگ بہت کم ہی نصیحت پکڑتے ہو۔“ [الاعراف:۰۳]

خشوع و خضوع پر مشتمل محبت و تعظیم اللہ کا حق ہے اور یہ صرف اللہ ہی کے لیے ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَندَادٗا يُحِبُّونَهُمۡ كَحُبِّ ٱللَّهِۖ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَشَدُّ حُبّٗا لِّلَّهِۗ وَلَوۡ يَرَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓاْ إِذۡ يَرَوۡنَ ٱلۡعَذَابَ أَنَّ ٱلۡقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعٗا وَأَنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلۡعَذَابِ ۝١٦٥﴾

ترجمہ: ”بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کو اس کا ہمسر اور مقابل بناتے ہیں اور ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں، جیسی محبت اللہ سے ہونی چاہیے اور ایمان والے اللہ کی محبت میں بہت سخت ہوتے ہیں۔“ [البقرۃ:۱۶۵]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَاماً، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ'' ترجمہ: ''جو شخص اس بات سے خوش ہو کہ لوگ اس کے سامنے تصویر کی طرح کھڑے رہیں تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔'' [ترمذی: ۲۷۵۵، ابوداؤد: ۵۲۲۹]

اپنے تراشے ہوئے بتوں یا تھانوں کو پوجنا ان کی تعظیم کرنا اشراک فی العبادت میں داخل ہے۔

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى يَعْبُدُوا الْأَوْثَانَ'' ترجمہ: قیامت اس وقت تک نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ میری امت کے بہت سے قبائل مشرکین سے جاملیں گے اور تھانوں کی پرستش و پوجا کرنے لگیں گے۔[ابوداؤد: ۴۲۵۲، ترمذی: ۲۲۱۹]

بت پرستی دو طرح سے ہوتی ہے ایک کسی کے نام کی صورت بنا کر پوجنا جس کو عربی میں **صنم** اور اردو میں **بُت** کہتے ہیں، اور دوسرے یہ کہ کسی تھان کو مان لینا یا کسی مکان کو یا درخت کو یا کسی پتھر کو یا کسی لکڑی کو یا کسی کاغذ کو یا کسی کے نام کو نامزد کرکے پوجنا، اور اس طرح کی پرستش کو **وثن** کہتے ہیں۔

چناں چہ قبر کی چھڑی، تعزیہ، عَلَم، سُدّہ، کربلا کا چبوترہ، استاد اور پیروں کے بیٹھنے کی جگہ وغیرہ کہ جن کی تعظیم کی جاتی ہے اور ان سے امیدیں وابستہ کی جاتی ہیں تو یہ وثن میں داخل و شامل ہیں۔ لہٰذا جو کوئی صنم یا وثن کی پوجا کرے، اس کی تعظیم کرتے ہوئے نذر و نیاز پیش کرے، اس کے لیے منتیں مانے، اس کے نام پر جانور ذبح کرے اور ان کے نام کی قسم کھائے تو یہ سب اشراک فی العبادت میں داخل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حدیثِ رسول کے مطابق آخری زمانے میں جاہلیت کے عقائد اور عادات پھر سے رائج ہو جائیں گے۔ چناں چہ موجودہ دور کے بہت سے مسلمان جاہلی عقائد وعادات اور شرکیہ رسوم و بدعات میں ملوث ہیں۔ جیسے کافروں کے بتوں کو ماننا، شگون لینا، ہاتھ کی لکیر دیکھنا اور دکھلانا، ساعت لینا، ستیلا مسانی پوجنا، ہنومان سونا چماری کلوا پیر کی رہائی دینا، ہولی دیوالی کا تہوار منانا وغیرہ وغیرہ آج کل جاہل مسلمانوں میں عام ہوتا چلا جارہا ہے۔ جب کہ ایسا کرنے والے اشراک فی العبادت میں ملوث ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

’’لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزَّى‘‘. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ﴾ أَنَّ ذَلِكَ تَامًّا. قَالَ: ’’إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَوَفَّى كُلَّ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَيَبْقَى مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ، فَيَرْجِعُونَ إِلَى دِينِ آبَائِهِمْ‘‘

ترجمہ: دن اور رات کا سلسلہ اس وقت تک ختم نہیں ہوگا جب تک کہ لات اور عزی کی عبادت دوبارہ نہ ہونے لگے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ’’وہ ذات جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے ہر دین پر غالب کردے، چاہے یہ مشرکین کو ناگوار گزرے‘‘ تو میں سمجھتی تھی کہ یہ کام مکمل ہوگیا، آپ نے فرمایا: اس میں سے جو اللہ نے چاہا وہ عنقریب ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ہر اس شخص کو موت کے حوالے کردے گی جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا، باقی وہی رہ جائیں گے جن میں کوئی خیر موجود نہیں ہوگی، اور وہ اپنے (مشرک) باپ دادا کے دین پر لوٹ جائیں گے۔ [صحیح مسلم: ۲۹۰۷]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

آخری دور میں شیطان کا فتنہ بھی نمودار ہو گا جس کی وجہ سے بہتیرے لوگ شرک میں مبتلا ہوں گے۔ سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي، فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ -لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا، أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا، أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا- فَيَبْعَثُ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ، كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ، فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ، ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ، لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّأْمِ، فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ، حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ''. قَالَ: سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ، وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ، لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا، وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا، فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ، فَيَقُولُ: أَلَا تَسْتَجِيبُونَ؟ فَيَقُولُونَ: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ، وَهُمْ فِي ذَلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ''

ترجمہ: میری امت میں دجال نمودار ہو گا اور چالیس (مجھے یاد نہیں کہ چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال رہے گا) تو اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا، وہ اس طرح ہیں جیسے عروہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ، وہ اسے ڈھونڈیں گے اور ہلاک کر دیں گے، پھر لوگ سات سال تک اسی حالت میں رہیں گے دو آدمیوں کے درمیان دشمنی تک نہ ہو گی، پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا چلائے گا تو روئے زمین پر ایک بھی ایسا آدمی نہیں رہے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھلائی یا ایمان ہو گا مگر وہ ہوا اس کی روح قبض کرے گی، یہاں تک کہ اگر تم میں سے کوئی شخص پہاڑ کے جگر میں گھس جائے گا تو وہاں بھی وہ ہوا داخل ہو جائے گی، یہاں تک کہ اس کی روح قبض کر لی جائے گی۔ انھوں نے کہا: یہ بات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی آپ نے فرمایا: پرندوں جیسا ہلکا پن اور درندوں جیسی عقلیں رکھنے والے بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے، نہ اچھائی کو اچھا سمجھیں گے اور نہ برائی کو برا جانیں گے، شیطان کوئی شکل اختیار کر کے ان کے پاس آئے گا اور کہے گا: کیا تم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میری بات پر عمل نہیں کرو گے؟ وہ انھیں بت پوجنے کا حکم دے گا، وہ اسی حالت میں رہیں گے، انھیں رزق حاصل ہو گا، اور ان ان کی معیشت بہت اچھی ہو گی۔ [صحیح مسلم: ۲۹۴۰]

یعنی قربِ قیامت کے وقت نیک و صالح لوگ مر جائیں گے محض جاہل و بے وقوف اور برے لوگ باقی بچیں گے اور دن و رات برا کام کریں گے، اور اس کے باوجود بھی ان کی معیشت درست ہو گی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ محض عقلی دلائل اور مالی فراوانی کی وجہ سے برے اور شرکیہ کاموں پر مصر رہنا درست نہیں ہے۔ ہمارے اس دور میں جو لوگ تعزیہ پرستی عرس و میلہ اور دیگر شرکیہ امور میں ملوث ہیں محض اس بنیاد پر کہ ان کاموں کی وجہ سے روزی میں فراوانی ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ وہ سمجھانے کے باوجود بھی ان کاموں سے باز نہیں آتے ہیں۔

اشراک فی العادات:

عام بول چال اور عمومی عادات و اطوار میں اللہ کے ساتھ کسی غیر کے شریک کرنے کو اشراک فی العادت کہتے ہیں، یعنی شرک کے وہ کام جو عام بول چال اور عمومی عادات و اطوار میں پائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِن يَدْعُونَ مِن دُونِهِۦٓ إِلَّآ إِنَٰثًا وَإِن يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَٰنًا مَّرِيدًا ﴿١١٧﴾ لَّعَنَهُ ٱللَّهُ ۘ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ﴿١١٨﴾ وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَءَامُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ ءَاذَانَ ٱلْأَنْعَٰمِ وَلَءَامُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ ٱللَّهِ ۚ وَمَن يَتَّخِذِ ٱلشَّيْطَٰنَ وَلِيًّا مِّن دُونِ ٱللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا ﴿١١٩﴾ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ۖ وَمَا يَعِدُهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ إِلَّا غُرُورًا ﴿١٢٠﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ مَأْوَىٰهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا ﴿١٢١﴾﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ”یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر صرف عورتوں کو پکارتے ہیں اور سرکش شیطان کو پوجتے ہیں۔ جس پر اللہ نے لعنت کی ہے، اور شیطان نے کہا کہ میں تیرے بندوں میں سے اپنا مقرر حصہ حاصل کروں گا۔ اور انھیں گمراہ کروں گا اور باطل امیدیں دلاتا رہوں گا، اور انھیں سکھاؤں گا کہ جانوروں کے کان چیر دیں اور انھیں حکم دوں گا کہ اللہ کی بنائی ہوئی صورتیں بدل دیں۔ سنو! جو کوئی اللہ کے سوا شیطان کو اپنا ولی بنائے گا وہ بڑے خسارے میں رہے گا۔ شیطان ان سے وعدہ کرتا ہے اور امیدیں دلاتا ہے، مگر شیطان ان سے محض دغابازی کا وعدہ کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے جس سے انہیں چھٹکارا نہیں ملے گا۔“ [النساء:۱۱۷تا۱۲۱]

موجودہ دور میں بہت سے لوگ شیطانی فریب میں آکر ہندو دیوی دیوتاؤں کی نقالی کرتے ہوئے اپنے خیال میں عورتوں کا تصور باندھتے ہیں، چناں چہ کوئی حضرت بی بی آسیہ کا، تو کوئی اتاولی کا، کوئی مسانی کا، کوئی ستیلا کا اور کوئی کالی کا تصور باندھتا ہے اور ان کے نام سے نذر و نیاز چڑھاتا ہے۔ اور ایسے ہی نیاز کے نام پر جانوروں کا کان کاٹا یا چیرا جاتا ہے، اور جانور کے گلے میں ناریل یا پٹہ ڈالا جاتا ہے، پیشانی پر مہندی اور منہ پر سہرا باندھا جاتا ہے، محض اس خیال سے کہ یہ فلاں کی نیاز ہے۔ حالاں کہ یہ سب کا حرام و ناجائز ہیں اور اشراک فی العادات میں داخل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں اور انعام و اکرام کا انکار کرنا، اللہ کی ناشکری بجالانا اور ہر طرح سے غیر اللہ کی تعظیم کرنا بھی اشراک فی العادات میں داخل ہے۔ اللہ رب العالمین نے فرمایا:

﴿هُوَ ٱلَّذِى خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا ۖ فَلَمَّا تَغَشَّىٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِۦ ۖ فَلَمَّآ أَثْقَلَت دَّعَوَا ٱللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ ءَاتَيْتَنَا صَٰلِحًا لَّنَكُونَنَّ مِنَ ٱلشَّٰكِرِينَ ﴿١٨٩﴾ فَلَمَّآ ءَاتَىٰهُمَا صَٰلِحًا جَعَلَا لَهُۥ شُرَكَآءَ فِيمَآ ءَاتَىٰهُمَا ۚ فَتَعَٰلَى ٱللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿١٩٠﴾﴾

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ”اللہ وہ ہے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ وہ اس سے سکون حاصل کرے پھر جب اس نے اس سے صحبت کی تو اسے ہلکا سا حمل ہو گیا جس کے ساتھ وہ چلتی پھرتی رہی، پھر جب وہ بوجھل ہو گئی تو دونوں اپنے رب کو پکارنے لگے کہ اے اللہ! اگر تو نے ہم کو تندرست بچہ عطا کیا تو بے شک ہم شکر کرنے والے ہوں گے۔ پھر جب اللہ نے ان کو تندرست بچہ دے دیا تو وہ دونوں اللہ کی اس دی ہوئی نعمت میں دوسروں کو شریک کرنے لگے، اللہ بہت بلند ہے اس سے جو وہ شرک ٹھہراتے ہیں۔“ [الاعراف:۱۸۹و۱۹۰]

نعمت تو اللہ نے دی ہے، اللہ نے ہی اولاد سے نوازا ہے، مگر بہت سے مسلمان اس اللہ کا شکریہ ادا کرنے کے بجائے دوسروں کا شکریہ ادا کرنے لگتے ہیں، ولی پیر فقیروں کے نام نذر و نیاز چڑھانے لگتے ہیں، قبروں اور تھانوں پر لے جا کر کسی کے نام کی چوٹی رکھوانے لگتے ہیں، کسی کے نام کی بیڑی اور بدھی ڈالتے ہیں، اسی طرح کسی سے وزن کرا کر جوکھو نام رکھتے ہیں، ایسے ہی کوئی نبی بخش یا سالار بخش یا علی بخش یا امام بخش یا پیر بخش یا ستیلا بخش یا گنگا بخش نام رکھتے ہیں۔ جب کہ یہ سارے امور اشراک فی العادت میں داخل ہیں۔

موجودہ دور میں بیماریوں سے بچنے، نظر بد اور شفاء وغیرہ حاصل کرنے کے لیے تعویذ لٹکایا اور باندھا جاتا ہے۔ جو کہ قرآنی آیات اور اس کے علاوہ دیگر خرافات پر مبنی ہوتا ہے۔ جب کہ تعویذ گنڈا لٹکانا، ٹھیکرا، کڑا، ہڈیاں، سیپ، دھاگہ، کوڑی اور گھونگھا وغیرہ باندھنا یا لٹکانا شرک اصغر ہے اور اشراک فی العادت میں داخل ہے۔ لیکن اگر تعویذ وغیرہ کو سبب سمجھنے کے بجائے اس عقیدہ سے باندھا و لٹکایا جائے کہ یہ بذات خود مؤثر ہیں تو یہ شرک اکبر ہوگا۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مَنْ تَعَلَّقَ تَمِيْمَةً فَقَدْ أَشْرَكَ“ ترجمہ: ”جس نے تمیمہ (تعویذ گنڈا) لٹکایا اس نے شرک کیا۔“ [مسند احمد: ۱۷۴۲۲]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ایک اور حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''إِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ'' ترجمہ: ''بے شک جھاڑ پھونک، تعویذ گنڈا اور جادو منتر شرک ہیں۔'' [ابوداؤد:۳۸۸۳،ابن ماجہ: ۳۵۳۰]

ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مَنْ تَعَلَّقَ تَمِيْمَةً فَلَا أَتَمَّ اللهُ لَهُ، وَمَنْ تَعَلَّقَ وَدَعَةً فَلَا وَدَعَ اللهُ لَهُ'' ترجمہ: ''جو تعویذ لٹکائے اللہ اس کی مراد پوری نہ کرے اور جو شخص سیپ (یا کوڑی) باندھے اللہ اسے آرام وسکون نہ دے۔'' [مسند احمد: ۱۷۴۰۴]

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ہاتھ میں پیتل کا چھلّا دیکھا تو اس سے پوچھا: ''یہ کیا ہے؟'' یہ واہنہ یعنی ایک مرض کی وجہ سے پہنا ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''انْزِعْهَا فَإِنَّهَا لَا تَزِيْدُكَ إِلَّا وَهْناً، فَإِنَّكَ لَوْ مُتَّ وَهِيَ عَلَيْكَ مَا أَفْلَحْتَ أَبَداً'' ترجمہ: ''تم اسے اتار دو اس لیے کہ یہ تمھاری بیماری میں اضافہ ہی کرے گا اور اگر اسی حالت میں تمھیں موت آگئی تو تم کبھی نجات نہ پاسکو گے۔'' [مسند احمد: ۲۰۰۰۰،ابن ماجہ: ۳۵۳۱]

مذکورہ احادیث اپنے مفہوم میں نہایت واضح ہیں اور عام ہیں اس میں ہر قسم کی تعویذ داخل ہیں، لہٰذا ان احادیث مبارکہ کی روشنی میں قرآنی تعویذ بھی حرام وناجائز ہوئے۔ قرآنی تعویذ کو جائز کہنے والے لوگ ان احادیث مبارکہ پر غور کرنے کے ساتھ ساتھ درج ذیل قرآنی تعویذ کے دینی نقصانات کو بھی دھیان میں رکھیں:

1. اللہ تعالیٰ کے سوا تعویذ کے ذریعہ تکلیفوں اور بلاؤں کے دفعیہ کا طلب گار ہونا جب کہ قرآن کریم میں واضح طور پر مذکور ہے: ﴿وَإِن يَمْسَسْكَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُۥٓ إِلَّا هُوَ﴾ (ترجمہ: اور اگر تجھ کو اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کو دور کرنے والا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں۔ [الانعام:۱۷، یونس:۱۰۷]) اس ارشاد باری تعالیٰ سے واضح

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے کہ ہر طرح کے شر اور مصائب کو دور کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے، تعویذوں کولٹکانا کسی مصیبت کو از خود دور نہیں کر سکتا۔

2. جو کچھ تقدیر میں لکھا جاچکا ہے اسے تعویذ کے ذریعہ بدل سکنے کا یقین رکھنا۔

3. دعا اور دوا کو ترک کر کے صرف تعویذوں پر ہی تکیہ کرلینا، حالاں کہ انسان کو ان دونوں چیزوں کا حکم دیا گیا ہے۔ [دیکھئے: جادو کی حقیقت ص:۲۵۹]

اللہ پر غیروں کو ترجیح دینا، شریعت سازی کرنا، ستاروں اور نچھتروں سے فیصلہ کرنا، نجومیوں اور کاہنوں کے پاس جانا اور ان پر اعتماد کرنا، بد شگونی لینا، اللہ کی شان میں جہالت و بے ادبی کی بات سن کر خاموش رہنا، غیر اللہ کی قسمیں کھانا، شرکیہ کلمات زبان سے نکالنا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ادب و تعظیم میں غلو اور مبالغہ آمیزی سے کام لینا وغیرہ یہ سارے امور اشراک فی العادات میں داخل ہیں، ان سے بچنا اور دور رہنا ہر مسلمان کے لیے لازم وضروری ہے۔ جب کہ یہ ساری باتیں موجودہ دور کے بہتیرے مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ بارِ الٰہا ہم تمام مسلمانوں کو شرک کی آلودگیوں سے بچا اور خالص توحید پر قائم رکھتے ہوئے اپنی عبادت کی توفیق عطا فرما، یا اللہ مسلمانوں میں جو لوگ اپنی جہالت و نادانی سے شرک کے گرداب میں پھنسے ہیں انھیں اس سے گلو خلاصی کی توفیق عطا فرما۔ آمین

وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وبارک وسلم

محتاجِ دعا: ڈاکٹر نوراللہ خاں اثری

سمرا گلرہا، بدلپور، بلرامپور، یوپی

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترانہ اہل حدیث

(نتیجہ فکر از: یوسف جمیل جامعی)

اہل حدیث ہیں ہم یہ عزم ہے ہمارا
صد شکر ہے کہ ہم کو اس رنگ نے نکھارا
ہم حاملِ شریعت توحید اپنا نعرہ
سینوں میں جل اٹھا ہے سنت کا اک شرارہ
بجھنے نہ دیں گے ہرگز ہر ظلم ہے گوارا
اہل حدیث ہیں ہم یہ عزم ہے ہمارا
درس کتاب وسنت سب کو پڑھائیں گے ہم
ایثار اور اخوت سب کو سکھائیں گے ہم
حرف غلط کے مانند بدعت مٹائیں گے ہم
جی جان سے ہے ہم کو خدمت یہی گورا
اہل حدیث ہیں ہم یہ عزم ہے ہمارا
ہم اقتدا نبی کی کرتے رہے گے پیہم
تن میں ہمارے باقی جب تک رہے گا یہ دم
وہ مقتدا ہمارے وہ ہے امام اعظم
قرآن سے ہے واضح دو ٹوک یہ اشارہ
اہل حدیث ہیں ہم یہ عزم ہے ہمارا
شمع محمدی ہے پھونکوں سے کیا بجھے گی
اس کی محافظت تو خود ہی ہوا کرے گی
پروانہ وار اس پر خلق خدا گرے گی
کیسا حسین ہوگا اس وقت کا نظارہ
اہل حدیث ہیں ہم یہ عزم ہے ہمارا
تُربت پہ اولیا کی ہم سر نہیں جھکاتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

یا غوث کا کبھی ہم نعرہ نہیں لگاتے
مشکل کُشا کسی کو اپنا نہیں بناتے
کافی ہے ہم کو یارو اللہ کا سہارا
اہل حدیث ہیں ہم یہ عزم ہے ہمارا

گائیں گے ہم ہمیشہ توحید کے ترانے
آتے نہیں ہیں ہم کو قصہ نئے پرانے
پامال ہو چکے ہیں تقلید کے فسانے
سنت کی پیروی میں کر لیں گے ہم گزارا
اہل حدیث ہیں ہم یہ عزم ہے ہمارا

آؤ پڑھیں پڑھائیں ہم مسلم و بخاری
خود ساختہ روایت ہوتی ہے ہم پے بھاری
لیکن صحیح حدیثیں لگتی ہیں ہم کو پیاری
ہو گا نہ اِن سے ہرگز کبھی دین کا خسارا
اہل حدیث ہیں ہم یہ عزم ہے ہمارا

حُبِّ نبی ہمارا دستورِ زندگی ہے
دستورِ زندگی ہے، دستورِ بندگی ہے
رخشندگی یہی ہے، تابندگی یہی ہے
طرزِ عمل ہمارا ہے سب پے آشکارا
اہل حدیث ہیں ہم یہ عزم ہے ہمارا

ایک تیشہء خلیلی رکھتے ہیں فکر و فن میں
لرزہ ہے جس سے طاری طاغوتی انجمن میں
اب کفر ہے ہمیں سے کلفت میں اور گھٹن میں
یوسف جمیلؔ ہم سے اس کا جگر ہے پارا
اہل حدیث ہیں ہم یہ عزم ہے ہمارا